REGISTRED L No. 89.

نُور افشاں

حقیقی نُور وہ تھا جو دُنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۳۰ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے | ۲ دسمبر ۱۹۱۰ء | نمبر ۴۸

مفید کتابیں! مفید کتابیں!! مفید کتابیں!!!

۹- ویدک تصنیفات ۱ر
۱۰- ویدوں کی دیوتا پرستی ۳پائی
چاہئے کہ ہر ایک مسیحی کارندہ ان کتابوں کو اپنے پاس رکھے اور اُن سے پوری واقفیت حاصل کرے +

خاصکر مسیحیوں کیلئے

۱- مسیح کی تعلیم - اردو ۴ر ۸ر
۲- مسیح کی تعلیم - رومن ۸ر ۱۲ر
۳- مسیح کا نمونہ ۸ر
۴- روح سے معمور زندگی ۴ر
۵- طریق دعا ۴ر
۶- بائبل کس طرح پڑھنی چاہئے ۴ر
۷- روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴ر
۸- القاب مسیح ۴ر
۹- اوراد سیرت المسیح ۸ر
۱۰- راحت القلوب ۲ر
۱۱- مسیح کے خاص دوست ۸ر
۱۲- ہم کس طرح لوگوں کو مسیح کے پاس لاویں ۴ر
۱۳- انجیل داؤد ۲ر
۱۴- آپ کس درجے میں سفر کرتے ہیں ۶پائی
۱۵- خاندانی فرائض۔ ۴ر و ۱۲ر رومن ۸ر

ہم اپنے مسیحی بھائیوں سے منت کرتے ہیں کہ اس فہرست کی کتابوں کو غور سے ملاحظہ کیجئے اور اگر وہ آپ کے گھر میں نہیں ہیں تو ضرور انکو خریدئے اور اُن کا مطالعہ کیجئے خاصکر خاندانی فرائض کو اپنے گھر میں عزیز رکھیں +

تواریخ اور سوانح عمری

۱- بائبل کی تواریخ (ملیکی) عہ
۲- مسیح کی زندگی (سٹاکر) ۱۲ر
۳- حیات پولس ۴ر
۴- تاریخ مذہب ۸ر
۵- تاریخ روم ۸ر
۶- تاریخ مصر ۸ر
۷- مُرقع روس ۸ر

۸- یروشلم کے آخری ایام ۳ر
۹- سکندر اعظم ۲ر
۱۰- یونانی تواریخ ۶ر
۱۱- بشپ فریچ کی سرگذشت ۳ر
۱۲- بشپ پیٹرسن کی زندگی کے حالات ۲ر
۱۳- چارلس - ایچ - سپرجن کی سوانح عمری ۱ر
۱۴- ڈاکٹر جڈسن کی سوانح عمری ۳ر
ہر ایک آدمی جو فرصت کے وقت ایسی کتابیں پڑھنی چاہتے ہیں کہ جن سے عقلی اور قلبی فائدہ حاصل ہو سکتا ہیں مذکورہ بالا پڑھنے کی کوشش کریں +

دلکش کتابیں

۱- پاسٹر ہشی - ایک چینی پاسٹر ۶ر
۲- مارکو پولو ۸ر
۳- انگلستان کے خانگی حالات ۶ر
۴- روتہ الکبڑا ۶ر
۵- سیر ہند معہ تصویریں عہ
۶- شہیدان کارتھج ۱۲ر
۷- حالات جاپان ۳ و ۸ر
۸- طلائی شمعدان ۴ر
۹- رابنس کروسو ۱۲ر
۱۰- طیطس رفیق صلیب ۸ر
۱۱- راماپال سنگھ رومن ۸ر
۱۲- راماپال سنگھ اردو ۴ر
۱۳- تلاش حق اردو ۴ر
۱۴- تلاش حق رومن ۶ر
۱۵- شریف بیبیاں معہ تصویرات ۶ر
۱۶- سورج پرکاش ۶ر و ۱۲ر
۱۷- عزت بیشال ۵ر و ۹ر
۱۸- چندر لیلا ۲ر و ۶ر
۱۹- ابن حمدہ ۸ر
۲۰- زرین ملک کی تلاش ۸ر
۲۱- شعاع نور - اول و دوم حصہ ۵ر
۲۲- پھُلینی اور کرونا ۴ر

۲۳- یوڈیاس اگاسٹے ۱۲ر
۲۴- تارا کا حال ۱۳ر
۲۵- شاہزادہ بن داؤد حصہ اول و دوم عہ
۲۶- کلیاں اور بابا ۲ر
۲۷- فوز العظیم ۲ر
۲۸- دولت لازوال ۸ر
یہہ سب کتابیں خاصکر جوانمرد اور عورتوں کے لئے لائق ناولوں کی طرح دلکش اور اُن کے مطالعہ سے عقلی اور قلبی فائدہ حاصل ہوتا ہے +
خاندانی لائبریری کے لائق ہیں اور سنڈے سکول لائبریری کے لائق ہیں بلکہ ہر ایک سکول کی لائبریری کے لائق ہیں +

متفرقات

۱- معجزات مسیح عہ
۲- واعظین از مسیحی تین جلدیں عہ
۳- نجات کی تعلیم ۱۲ر
۴- تنویر الاذہان فی فصاحت القرآن ۸ر
۵- اگسٹن کے اقرارات عہ
۶- عیسائی مسافر تصویر دار عہ
۷- راہ زندگی ۱۲ر
۸- موازنہ مذاہب رومن ۸ر
۹- گنجینۂ اسلام ۸ر
۱۰- دین حق کی تحقیق ۳ر
۱۱- کشف الحقائق ۸ر
۱۲- خدا کی ہستی ۱۲ر
۱۳- حقیقت مسیح ۸ر
۱۴- حیات مسیح ۱۲ر
۱۵- بائبل کا الہام ۸ر و ۱۲ر
۱۶- گورنمنٹ انگلستان کی تاریخ وحکومت ۸ر
۱۷- راہ نجات ۴ر
۱۸- عہد جدید ۸ر
۱۹- ایک چینی سیاح کا سفرنامہ ۴ر
۲۰- مشاہیر عالم ۴ر
۲۱- ہند میں گورنمنٹ ۱ر
۲۲- دو سوال: ناستک تعلیم کا رد از روئے فلاسفی ۳ر
۲۳- شادی کی بابت ۱ر
۲۴- تاریخ طاعون ۶پائی

یہہ کتابیں منیجر کرسچن بک سٹور لودیانہ سے بذریعہ وی - پی - یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

نور افشان

جمعہ - لودیانہ ۲ / دسمبر ۱۹۱۰ء

فہرست مضامین

۱- خود نگاری	ایڈیٹر	صفحہ	۳
۲- ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب	"	"	۵
۳- تاشِ کسیلنا	اقتباس	"	۶
۴- ارکانِ ستہ	پادری غلام مسیح	"	۶
۵- کردم	پادری پی کے شنکر	"	۷
۶- آہ انسان کی حالت کیسی خطرناک ہو	مسٹر دہ حفظ	صفحہ	۷
۷- حالات راجپوتانہ	مسٹر ارمل جوپڑہ	"	۹
۸- سوامی دیانند سرستی اور انکی حق پرستی	مسٹر لوی خاں	"	۹
۹- ملک کنعان کی سیر	مسٹر وارث الدین	"	۱۱
۱۰- غزل	مسٹر تاب	"	۱۱
۱۱- غم	مسٹر این جلی	"	۱۱

اخبار کی بہار

مردم شماری کے لئے ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۱۱ء کی رات مقرر ہوئی ہو چونکہ ہر ایک جگہ کئی کئی حلقوں میں تقسیم ہوئی ہو اس لئے چند گھنٹوں میں خانہ پُری ہو جائیگی - اس رات جو لوگ ریل پر سفر کرینگے اُن کی خانہ پُری ہر ایک سٹیشن پر کی جائیگی - جب کہ وہ ٹکٹ لیں گے یا ریل پر سے اترینگے -

بنگلور کے وکٹوریا ہاسپٹل کی ۵ نرسیں ایک قسم کے زہریلے قسم کی مرض نمونیہ میں گرفتار ہو گئیں تھیں - یہ بیماری کو بینے سے اُن میں پھیل گئی جس سے ۴ واردات وقوع میں آئیں اور اُن میں سے ۲ مہلک ہوئیں -

یہ ایک عجیب تواریخی واقعہ ہے کہ دنیا کی غیر مسیحی بڑی بڑی طاقتیں مثلاً اسیریا - بابل - پارتھیا اور ایلام روم وغیرہ برباد ہو کر معدوم ہو گئیں - لیکن آرمینین مسیحی ۱۶۰۰ برس سے چلے آتے ہیں - حالانکہ وہ مصیبت میں رہے ہیں پر اب تک بحیثیت قوم موجود ہیں -

شاہ بلجیم کو ہوائی جہازوں میں سوار ہونیکا بڑا شوق ہے انکا نام شاہ البرٹ ہے -

محکمہ جنگ کی رائے ہے کہ فوجی آدمیوں کو سگریٹ پینے سے قطعی ممانعت کی جائے کیونکہ اُس سے اُنکی صحت و تندرستی میں فرق آتا ہے -

امریکن مرچنٹ مشن میں ۱۵ مشنری اور ۲۴۴ ہندوستانی مسیحی کارندے ہیں اسکولوں میں شمار طلباء ۱۲۰۷۱ ہے - مسیحیوں کا شمار ۳۴۰۱۳ ہے اور گزشتہ سال کا چندہ ہندوستانی کلیسیاؤں سے ۷۷۲۲ روپیہ وصول ہوا یہ رپورٹ بڑی تسلی بخش ہو -

الہ آباد کتھیڈرل میں کینن جارج ہربرٹ ویسٹکاٹ کے بشپ آف لکھنؤ کے عہدے پر مخصوص کرنیکی رسم ۲۶ نومبر کو ادا کی گئی جس میں چھوٹا ناگپور کے بشپ نے وعظ سنایا

تعجب کی بات ہے کہ ہمارے معاصرین آپس میں یہاں تک نااتفاقی میں بڑھ گئے ہیں کہ بات بات میں قومی سوال پیش ہوتے ہیں - آجکل پروفیسر رام مورتی کی نسبت ہی اخباروں کے صفحوں کو ناحق سیاہ کیا جاتا ہے - جس پر حیرت پیدا ہوتی ہے کہ کیا اس سے کوئی بہتر مضمون ہمارے معاصرین کو نہیں ملتا؟

ولائی لامہ جواب تک دارجلنگ میں مقیم ہے - بدستور گورنمنٹ ہند کی حفاظت میں رہنا چاہتا ہے - اُس کی باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اسے چینیوں کی باتوں پر چنداں اعتبار نہیں اور صرف انگریزی پلٹن کیساتھ تبت میں دوبارہ جانیکو رضامند ہو سکتا ہے -

ہفتہ مختتمہ ۴ نومبر سنہ ۱۹۱۰ء کو بندرگاہ کراچی سے ۴۴۰۰۰ ٹن گیہوں یورپ کو بھیجا گیا - جو مقدار سالِ ماسبق سے بہت زیادہ ہے -

ملک روس کے مشہور و معروف کونٹ ٹالسٹوی کا انتقال ہو گیا ہے وہ گھر سے نکلکر تارک الدنیا ہو گئے تھے - اور سفر ہی میں انتقال کر گئے جس جگہ اُن کا انتقال ہوا ہے وہ جگہ گویا زیارت گاہ بنگئی ہے - بہت لوگ جوق جوق وہاں جا رہے ہیں - اس کونٹ کے مرنے پر تمام روس میں غم کا اظہار ہے اور پارلیمنٹ بھی اظہار غم کے نشان میں ملتوی ہوئی ہے -

سفر ولایت کو صرف ایک ہفتہ میں طے کرنیکی تجویز عمل میں آنے کی اُمید بیان کی جاتی ہے - اگر ایسا ہو تو بہت لوگ ولائیت کی سیر کر سکینگے -

۴ نومبر کی صبح کو کراچی جیل سے دو ملزم اسلام شاہ اور بھگوان سنگھ موقعہ پا کر فرار ہو گئے - باوجود تلاش کے اب تک اُن کا پتہ نہیں ملا - چوکیدار حیران ہیں کہ مفرور کس طرح سے بھاگ گئے؟

پنجاب گورنمنٹ نے ایک کتاب اُن چٹھیوں کے مجموعہ کی شائع کی ہے جو خلد آشیاں ایڈورڈ ہفتم قیصر ہند کی وفات پر باشندگان پنجاب نے رائے ہمدردی گورنمنٹ کی خدمت میں ارسال کی تھیں - اس کتاب میں ہز اعلیٰ لوگوں کی ماتمی چٹھیوں کے علاوہ جارج پنجم کی تخت نشینی کے حالات بھی قلمبند کئے گئے ہیں -

---

ایڈیٹوریل نوٹس

خود انکاری

خود انکاری جس کے مقابلے کا لفظ خود غرضی ہے یہ دونوں الفاظ ایسے ہیں جنکے معنوں میں تمام نیکیاں اور بدیاں شمار کیجا سکتی ہیں دوسرے لفظوں میں یوں کہو کہ خود انکاری ایسی پرہیزگاری ہے کہ جسکے ذریعے دنیا کی تمام نیکیاں کامل طور سے پوری ہو سکتی ہیں اور خود غرضی وہ گناہ والی طبیعت ہے کہ جسکے سبب سے عالم کے تمام گھنونے اور کمینے کام عمل میں آسکتے ہیں جس شخص میں خود انکاری کا مزاج ہوگا وہ خواہ مخواہ اپنے قول وفعل سے اپنی عملی زندگی کا نقشہ دوسرے لوگوں پر ایسا عمدہ کھینچیگا کہ نیک لوگ بیساختہ اسکی تعریف کرینگے اور جس میں خود غرضی کی روح سمائی ہوگی وہ اپنے قول وافعال اور طرز تقریر سے بلکہ اپنی زندگی کی تمام روشوں سے دوسرے لوگوں کو اپنی طرف سے متنفر کریگا کیونکہ وہ کسی دوسرے کا فایدہ مد نظر نہیں رکھتا بلکہ اُسکا منشا اور مطلب اپنے ہی فایدہ سے ہے چاہے دوسروں کو اُسکے افعال سے نقصان ہی کیوں نہ پہونچے۔

پس خود انکاری قابل تعریف عمل ہے بلکہ ایک اعلیٰ جوہر ہے اور جس شخص میں یہ خوبی ہو ضرور اس نے حق کو پا لیا ہے وہ عابد و زاہد ہے اور عامل ہے جبکہ خود انکاری ایسی خوبی اور تعریف کی بات ہے تو اُسکا اختیار کرنا ہر ایک فرد بشر کو لازم اور ضروری ہے مگر دیکھا جاتا ہے کہ گناہ آلودہ مزاج خود غرضی سے بھرا ہوا اپنی ہی حکم پوری چاہتا ہے اور خود غرضی کے سرور میں تمام قسم کی ہوا و ہوس میں دیوانہ وار مشغول ہو رہا ہے جس سے یہ دنیا قسم قسم کے گناہوں سے بھر گئی ہے اور انسان جو خالق کی شکل و صورت پر بنایا گیا تھا اب ایسا بگڑ گیا ہے کہ شیطان مجسم نظر آتا ہے مگر پھر بھی اس دنیا میں بعض لوگ اس خود انکاری کے عمدہ جوہر سے کچھ نہ کچھ آراستہ نظر آتے ہیں جنکی دنیا بڑی قدر کرتی ہے۔ اور وہ بڑی تعظیم اور تکریم پاتے ہیں مگر نقص یہ ہوتا ہے کہ وہ تمام باتوں میں خود انکار نہیں ہوتے پر اگر ایک بات میں بھی وہ ایسا کرتے ہیں تو دنیا اُنکی شہرت کو سر پر اٹھا لیتی ہے۔ حاتم کے قصے بڑے مشہور ہیں جو بڑا خود انکار سمجھا جاتا تھا اور آجکل بھی لوگ خود انکاری میں مشہور ہوتے ہیں مثلاً لالہ ہنسراج صاحب آریوں میں خود انکاری میں بڑے نیک نام اور لالہ منشی رام جی صاحب بھی خود انکار سمجھے جاتے ہیں جنہوں نے بلا تنخواہ اپنی خدمات سماج کو تصدق کر دی ہیں۔ پر تو بھی جیسا کہ چاہئے وہ سب تمام باتوں میں خود انکار نہیں ہیں اور بالکل بے نقص نہیں ہیں۔ کامل خود انکار وہ ہو سکتا ہے جو ہر بات میں خود انکار ہو جس میں گناہ یا خود غرضی کا ایک نام و نشان نہ پایا جاوے۔ ایسا خود انکار دنیا کے صفحہ پر نہ کوئی انسانی نسل میں ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔ کیونکہ سب نے گناہ کیا اور بدیوں میں گرفتار ہو گئے ہیں۔ اور جو ایسا ہو وہ سب کا مددگار اور شافی ہو سکتا ہے۔

بشرط فرصت ہم ناظرین کو اصلی خود انکار کا مفصل ذکر پیش کریں گے جو اسی سبب سے کل عالم کا منجی و شفیع بھی ہے کیونکہ اُس میں اعلیٰ درجے کی خود انکاری پائی جاتی ہے جس کی نظیر دنیا میں پائی نہیں جاتی۔

ہمعصر آریہ گزٹ کے ایڈیٹر صاحب مطبوعہ ۱۰ نومبر سنہ ۱۹۱۰ء کے ایڈیٹوریل کالمس میں "ہم کس دیوتا کی پوجا کریں؟" کے عنوان سے پورے دو صفحوں کا مضمون شایع کرتے ہیں جس میں وہ کسی ایک مذہب کی رو سے اس سوال کی پڑتال کرتے ہیں اور دین عیسوی پر بھی خدا کے بارے میں کئی ایک اعتراضات کر کے آخرکار تحریر کرتے ہیں کہ بائبل اس سوال کا جواب تشفی بخش نہیں دیتی۔ اور بیان مندرجہ اخبار میں بائبل کے خدا کے بیان میں کچھ مضحکہ بھی اڑاتے ہیں۔ ہم کو افسوس آتا ہے کہ ایڈیٹر صاحب بائبل کے بیانات کی تفسیر اور مطلب کی ناواقفی کی وجہ سے اس کی عام عبارت ہی سے اپنے زعم کے مطابق اُلٹے سیدھے مطلب نکالتے ہیں اور ان بیانات کی اصلیت سے بالکل بے خبر ہونیکی وجہ سے ناحق کے اعتراض اُٹھاتے ہیں۔ عیسائی لوگ کب خدا کو مادی ہستی مانتے ہیں جو مثل انسانوں کے چلتا کھاتا پیتا اوپر جاتا اور نیچے اُترتا ہے؟ کلام اللہ بائبل تو صاف بتاتی ہے۔ کہ خدا روح ہے اور انسانوں کے وجود کے لحاظ سے وہ لاوجود ہے اور وہ لامکان ہے۔ اس مضمون سے ایڈیٹر صاحب کی بائبل سے بالکل لاعلمی و کم فہمی ظاہر ہوتی ہے اور وہ عیسائی مذہب کی اصولی باتوں سے بھی ناواقف معلوم ہوتے ہیں۔ چاہئے کہ جب کسی مذہب کی تردید کرنے کے لئے قلم اُٹھاویں تو کم از کم اس کے اصولوں سے تو کما حقہ واقفیت کا ہونا ضروری ہے ورنہ وہ تمام تحریر بالکل بے فایدہ ہوگی۔

ایڈیٹر صاحب نے اس مضمون کے صفحہ کی سطر میں "جن" کا لفظ درج کیا ہے جو کسی بائبل میں پایا نہیں جاتا ہے۔ بائبل میں تو لفظ جیہوا آیا ہے نہ کہ "جن" یہ بھی ناحق کی جھوٹی عبارت زاید کر دینا ہے جو بالکل درست نہیں ہے ہم ادب سے درخواست کرتے ہیں کہ ایڈیٹر صاحب ایسے مضامین کے لکھنے میں مہربانی سے احتیاط کام میں لایا کریں۔

اگر یورپ بھر کے کل باشندے بھی اپنا براعظم چھوڑ کر آجائیں تو بجز روسیوں کے کل صرف سائبیریا کے میدانوں میں سما سکتے ہیں۔ اور انہیں بسا کر بھی سائبیریا میں جرمنی سے وہ کتنی زمین خالی رہتی ہے۔

(مسافر آگرہ)

فخر الدین صادق ملتانی نے اخبار بدر قادیان میں ہمکو ناحق سیاہ کئے ہیں اور "زمان نہ مان میں تیرا مہمان" کا مشہور کہنا ثابت کر دیا ہے۔ چند مہینوں سے ہماری طرف سے ریویو آف ریلیجنز کے ایک مضمون شجاعت اسلام کا جواب نور افشاں میں سلسلہ وار نکل رہا ہے اور اب تک وہ ختم نہیں ہوا ہم نے اس مضمون کے قابل جواب بیٹھے والے فقروں پر غور و فکر کی ہو اسپر سید صاحب نے حق کا

دخل دیکر ایسی بُری رنگ کیساتھ جو ناشائستہ الفاظ کا چشمہ ہی نظر پڑتی ہے بے فائدہ کالم اخبار کے سیاہ کرڈالے ہیں اور بہت کچھ یاوہ گوئی کے بعد ایک سوال جو محض فضول اور نافہمی اور ناواقفی کی وجہ سے اُنکے دماغ میں آیا ہے پیش کیا ہے اور اپنے مضمون کی سُرخی "عیسوی صاحبان سے ایک محققانہ سوال اور نورافشاں سے ضروری درخواست" دیکر اپنی جہالت باطنی کا ثبوت دیا ہے۔ یہ سوال کیا ہے کام سے زیادہ ایک لمبا بیان ہے جسکا مطلب شاید وہ بھی سمجھتے ہونگے۔ وہ سوال کرنیکے قاعدے سے بھی ناآشنا معلوم ہوتے ہیں ہم اس کا جواب دینا فضول سمجھتے ہیں اور انکو صلاح دیتے ہیں کہ وہ پہلے کلام مقدس عہد عتیق اور جدید کا مطالعہ کریں اور بڑے غور سے اس کا مطالعہ کریں اور تب وہ سوال کریں تو اُن کے حق میں بہت اچھا ہو اور تب اُنکا سوال کرنا بجا معلوم ہوگا لیکن اس طرح سے ناحق بلا سمجھے سوچے سوال کر بیٹھنا کوئی عقلمندی کی بات نہیں ہے اور رہا ریویو آف ریلیجنز کا جواب کا معاملہ وہ خود اگر چاہیں اس پرچہ سکتے ہیں اُنکا دخل دینا بالکل فضول ہے اور اگر وہ چاہتے ہیں تو باقاعدہ تحریک کریں ہم اسکا جواب الجواب دینے کو تیار ہونگے۔

ہمعصر آریہ گزٹ مطبوعہ ۱۸ نومبر ۱۹۱۰ء کے ایڈیٹوریل کالمس میں "اتحاد پرستوں کا طریق عبادت" کے عنوان سے ایک مضمون نکلا ہے جس میں ایڈیٹر صاحب نے جتلا دیا ہے کہ تمام مذاہب متفق ہو کر اس ایک خاص امر میں متحد اور متفق ہوں اور خدا کی عبادت کیلئے فراہم ہو سکیں کیونکہ خدا کا ماننا اور اسکی پرستش سب کے عقاید کے رو سے جائز اور لازمی ہے تجویز تو بہت اچھی ہے اور صلاح بڑی نیک ہے اگر ایسا ممکن ہو تو اسکا نتیجہ سب طرح سے اچھا نکلیگا لیکن مشکل امر یہ ہے کہ دیگر تمام باتوں کو چھوڑکر جو ضد اور تعصب نے ہر ایک مذہب والے کو جوش سے بھر رکھا ہے۔ وہ ہر ایک کو کہاں تک فرق اور خاکسار نہیں ہونے دیگا کہ وہ اس خاص امر ضروری بات کیلئے ایک کیا ہو جاویں اختلاف اور عقائد کے زمین ایسے مضبوط اور شدید گروہوں سے بنے ہوئے ہیں کہ کسی وجہ سے یہ امر بالکل ناممکن معلوم ہوتا ہے کہ سب ملکر اور متفق ہو کر ایک طور پر پرستش خدا کی کرسکیں۔ اگر ایسا ہو سکے تو اس سے بہتر اور کیا بات ہو سکتی ہے۔ مگر امر زیادہ غور طلب یہ ہے کہ خدا کی پرستش کا طریقہ جس میں اتنا اختلاف ہو کہ جسکو آسمان زمین کا فرق کر سکتے ہیں ایک کس طرح سے ہو جاوے۔ اگر کوئی ایسی تجویز ہو سکے جو سب کو عام پسند ہو تو ممکن ہو سکتا ہے کہ اس کا عمل ہو سکے ورنہ مشکل ہے کہ سب متفق ہوں۔

دینی سوال و جواب

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

قولہ۔ اس طرح باوجود جنگ کے زور شور کے جو اشاعت کا سدراہ تھا۔ اسلام برابر ترقی کرتا گیا۔

اقول۔ ادیب کے بیان اور نقشہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک جنگ کے وقت مسلمانوں کی تعداد دوگنی چوگنی ہوتی گئی تو پھر اس کا کیا ثبوت ہے کہ جنگ اشاعت اسلام کے لئے سدراہ تھے۔ ہماری دانست میں تو یہ جنگ ہی اشاعت اسلام کے اصل معاون تھے۔

قولہ۔ اسبات کو میور صاحب بھی تسلیم کرتا ہے کہ یہ تمام لوگ اپنی رضا و رغبت سے ہی دایرہ اسلام میں داخل ہوئے تھے وہ محاصرہ مدینہ کے بعد کے واقعات کا تذکرہ کرتے وقت لکھتا ہے کہ نبی کریم نے تا حال لوگوں کو مسلمان ہونے پر مجبور نہیں کیا تھا اور نہ ہی مسلمان نہ ہونے پر سزا دی تھی۔

اقول۔ اسبات کا بھی تو اس وقت خیال تھا کہ ابھی زور اور طاقت ابھی تو کم تھی اور ادھر اُدھر کا خوف لگا رہتا تھا۔ اور جنگوں کے مخصوں سے فرصت کم ہوا کرتی تھی لیکن جب موقعہ ہاتھ لگیا تو اُس میں ڈھیل نہیں کی گئی۔

قولہ۔ اگرچہ میور نے "تا حال" کا لفظ استعمال کرتے وقت یہ بتلانا چاہتا ہے کہ آنحضرت نے بعد میں جبر سے کام لیا مگر کیا خوب ہوتا اگر میور ہی کوئی ایسی مثال پیش کرتا کہ جہاں کبھی کو آنحضرت نے اسلام لانے پر مجبور کیا ہو یا انکار پر سزا دی۔

اقول۔ تو پھر ہم پوچھتے ہیں کہ وہ دفاعی جنگوں کی کیوں ضرورت پڑی اور مخالف مذاہب لوگوں کیساتھ لڑنے اور بھڑنے کی کیا غرض تھی اور کیوں دوسروں سے جزیہ لیا گیا اور مسلمان اس سے بری ٹھہرے گئے؟ اور کیوں مسلمانوں کو جو اسلام سے آئے فوراً عمدہ عمدہ حق حقوق دیئے گئے؟

قولہ۔ دراصل یہ بات ہے کہ میور کا تا حال استعمال کرنا اس تعصب کا نتیجہ ہے جو اسلام کی دشمنی کے باعث عیسائی طبیعتوں میں داخل ہوگیا ہے اور جس کے باعث اگر وہ کبھی سچ بولنے پر مجبور بھی ہو جاویں تو بھی اُن کے منہہ سے صاف صاف کوئی کلمہ نہیں نکل سکتا۔

اقول۔ میور صاحب کو متعصب کہنا تو آپ کے لئے ایک آسان بات ہے پر آپ اپنے تعصب کو بالکل نظرانداز کرتے ہیں جو بات بات میں بھرا پڑا ہے میور صاحب تو تواریخی واقعات کی بنا پر لکھتے ہیں پر آپ واقعات کے خلاف دعوے کئے بیٹھے ہیں۔

قولہ۔ اور جب یہ رکاوٹ دور ہوگئی تو لوگ جوق جوق مسلمان ہونے لگے۔

اقول۔ کب یہ رکاوٹ دور ہوگئی اور کب جنگ ختم ہوئے۔ ہمیشہ تو بازار جنگ جاری رہا۔ ہاں بادشاہت ہاتھ آجانے پر بھی جنگ نہد نہیں ہوا ہم پھر کہتے ہیں کہ جنگوں سے اسلام پھیلا نہ صرف اُس وقت بلکہ اُس کے بعد تک ہندوستان میں بھی جنگوں ہی سے اسلام پھیلا جتنے اسلام کے بادشاہ ہند پر چڑھائی کرکے آئے اُن کی غرض بھی اشاعت اسلام تھی تو پھر ہمارا کہنا بالکل درست ہے کہ جنگ کے ایام میں اسلام کو پھیلنے کا عمدہ موقع ملتا رہا: پر ایڈیٹر صاحب اُٹھا مانتے ہیں اور یہ بےثبوت بات ہے۔

قولہ۔ یہودیوں نے تمام عرب کو مسلمانوں کے خلاف اُکسایا تھا کہ اسلام کا تازہ لگا ہوا پودا جو روز بروز زیادہ سرسبز ہو رہا تھا عرب کی زمین میں نشوونما نہ پا سکے۔

اقول۔ بھلا اہل عرب یہودیوں کی کیوں بات ماننے لگے تھے۔ ایسا کہنا بالکل خلاف ہے بات صاف تو یہ تھی کہ تمام فرقوں کی آپس میں لڑنے اور لوٹنے کی عادت ہی تھی تو کسی پر کیا الزام لگ سکتا ہے۔ اسلام نے تو معرکوں پر معرکے جیت کر سب کا ناک میں دم کر چھوڑا تھا۔ پودا کیا وہ تو بڑے بڑے درختوں کی جڑیں کاٹ کر اپنے سر کو بلند کر رہا تھا اور تمام ملکوں میں کشت و خون مچا رکھا تھا۔ ایسے ہونہار گروہ کو نشوونما پانے سے کون روک سکتا تھا؟ کون اسکا مقابلہ کر سکتا تھا۔ باقی آئیندہ

اقتباس

تاش کھیلنا

کہتے ہیں کہ پادری رومین صاحب کو جب تاش کھیلنے کے لئے اُس کے دوستوں نے مجبور کیا تو اُس نے کھیلنے سے انکار تو نہ کیا لیکن جب وہ کھیلنے کے لئے اُس کیساتھ آمادہ ہوئے تو وہ کہنے لگا کہ آؤ ہم خدا سے برکت مانگ لیں"۔ دوستوں نے کہا کہ تاش کھیلنے کے لئے برکت مانگنا؟ ایسی تو بات کبھی سنی نہیں گئی۔ اس پر پادری صاحب نے فرمایا کہ کیا ہم کو مناسب ہے کہ کسی ایسے کام میں شریک ہوں جسکے لئے ہم دعا نہ مانگ سکیں اور برکت نہ مانگ سکیں"؟ اور فوراً تاش کھیلنا بند ہو گیا۔ سچ ہے چاہے کیسا ہی بے نقصان کھیل کیوں نہ ہو جس میں خدا کا کچھ جلال اور بزرگی ظاہر نہ ہوتی ہو اور اپنا یا دوسروں کا فائدہ نہ ہو بالکل فضول اور بے جا ہے اور ناحق تضیع اوقات ہے۔ اگر لوگ اس بات کو بخوبی سمجھ لیں تو پھر وہ بہت ایسی باتوں کو ترک کریں۔ اور اُن کے بجائے اپنی زندگی خدا کے جلال کیلئے خرچ کرینگے۔ کاشکہ اس امر پر غور و فکر کرکے سب اپنی زندگی کے قیمتی وقت کو اچھے اچھے شغلوں میں لگانے کی کوشش کریں اور اسکو خدا کے جلال کے لئے صرف کرنا سیکھیں تاکہ آخر کو حقیقی خوشی حاصل کریں۔

تعلیم بازار کی خرید و فروخت اور انتظام خانہداری بھی لڑکیوں کی تعلیمی نصاب میں شامل ہو۔

اہل برطانیہ تمباکو پائپ پر ہر سال ...... ۲۱۰ روپیہ خرچ کرتے ہیں۔ یعنے یہ برطانیہ کی تمباکونوشی کا خرچ ہے

مراسلات

ارکان ستہ

مقامات بالا سے اظہر ہے کہ اہل القرآن کا حال کسی طرح سے بنی آدم کے اُس حال سے بہتر تجویز نہیں کیا گیا اور سب کوئی ہر ایک آدمی سمجھ سکتا ہے کہ نیک کردار جہنم رسید نہیں ہو سکتے ہیں اور پھر یہ امر تو روز روشن کی مثل ظاہر ہے کہ اہل القرآن حقیقی نیکی کے خلاف کے عامل ہیں۔ وہ کعبے کی عزت کرتے ہیں کعبے کی طرف منہ کرکے نمازیں پڑھتے ہیں اور کعبے کا حج کرتے ہیں اور سنگ اسود کو چومتے ہیں۔ اور کعبے کے رب کی عزت کرتے ہیں وغیرہ یہ امور نیکی کا جزو نہیں ہیں پس بنی آدم میں سے کسی کا اہل القرآن ہوجانا اُسے لعنت موروثی سے چھڑا نہیں سکتا ہے کیونکہ جو حال و انجام عام طور سے سرکشی بنی آدم کا ظاہر کیا گیا ہے۔ وہی حال خاص طور سے اہل القرآن کا ہے۔

ایک دو باتیں مجھے متشابہات کی اُس تعلیم کی بابت بھی کہنی ہیں جو تعلیم مذکور کے مقابل پیش کی گئی ہیں اور وہ تعلیم یہ ہے کہ نیکی اور بدی کا بانی اور فاعل خدا ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ یہ تعلیم بھی قرآن میں بڑی شد و مد سے پیش کی گئی ہے اور مقصد اس کا یہ ہے کہ فطرت بشری کو معصوم سمجھکر اس کی متابعت پر لوگوں کو آمادہ کیا جائے اور نیکی اور بدی کے الزام سے اور اعمال نیک و بد کی ذمہ داری سے بنی آدم کو سبکدوش بنایا جائے اور خیر و شر کی نسبت خدا سے کی جائے اس تعلیم میں خدا ایکہ اول کے تصور دوم کا مانا گیا ہے۔ لیکن یہ تعلیم ایسی ہے کہ جسے کوئی عقلمند مان نہیں سکتا۔ لہذا ضرورت نہیں کہ میں اس جگہ اس کا مفصل ذکر کروں غرض اس لکچر کی یہ ہے کہ بنی آدم کی بالکلیہ گنہگاری ظاہر کی جائے اور میں توفیق الٰہی سے یہ کر چکا ہوں۔ اب حاضرین اور ناظرین اپنے لئے فیصلہ کریں کہ آیا ہر فرد بشر از روئے قرآن گنہگار اور ہلاکت کے لائق ہے یا کہ ہر ایک بشر گناہ سے معصوم۔ اور خدا تمام بدیوں اور ظلم و شر کا بانی ہے حاصل کلام یہ ہے

۱۔ کہ نیکی اور بدی کا معیار انبیاء ماقبل کی کتب مقدسہ ہیں نہ قرآن عربی۔

۲۔ گناہ خدا کی ظاہر شدہ مرضی کے خلاف خواہش و عمل ہے۔

۳۔ قرآن عربی نے نیکی اور بدی کے قانون الٰہی کو محکمات میں قبول کیا ہے۔ پر متشابہات میں اس کا انکار کیا ہے

۴۔ فطرتی طور سے ہر فرد بشر گنہگار ہے اور گناہ کا الزام نفس بشری پر ہے۔

۵۔ خدا کے حضور ہر ایک بشر اپنے اعمال کے باعث ہلاکت کے لائق ہے۔ اس فتوے سے کوئی شخص اپنے اعمال کی بنا پر رہائی پا نہیں سکتا ہے۔

۶۔ خدا تمام بھلائی کا مصدر اور عامل ہے۔ بدی کو اس سے منسوب کرنا عظیم کفر ہے۔

۷۔ یہ امر حق ہے کہ اہل القرآن نے وہی کچھ کیا ہے جو انکو کرنا منع تھا اور جس کے کرنے کے لئے وہ اہل القرآن ہوئے تھے وہی کچھ ان سے کیا نہیں گیا۔

۸۔ گناہ صرف عمل ہی حرام نہیں بلکہ خواہش بھی حرام ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ بنی آدم کی حالت مذکورہ سے حضرت کی اور قرآن عربی کی فرمانبرداری کا کیا علاقہ اور رشتہ ہے؟ کیا حضرت کل گنہگار بنی آدم کے لئے کچھ کر سکتے ہیں؟ کیا گنہگار بنی آدم طریق موجودہ سے قرآن عربی پر عمل کرکے نجات پا سکتے ہیں یہ حقیقت ذیل کے حوالوں سے روشن ہو جائیگی۔

ابوہریرہ لَن یُّدخِلَ اَحَدًا مِنکُم عَمَلُہُ الجَنَّۃَ قَالُوا وَلَا اَنتَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَن یَّتَغَمَّدَنِی اللّٰہُ مِنہُ بِفَضلٍ وَّرَحمَۃٍ۔

باقی آئندہ۔

گردم

اور اُس سے کہا کہ اپنی مرضی کے مطابق کوئی بروان مجھ سے مانگ لے۔ اور اسباب کی فکر نہ کر میں کہاں سے سر روونگا۔ نارائن جی کی کرپا سے میں سب کچھ تجھے دونگا۔ یہ سنکر دیوہوتی نے عرض کی کہ ہے سوامی جی میری یہہ عرض ہے کہ ایک دفعہ گرہست کا سکھ دیکھ لوں۔ بسا بھوگ بلاس کی اچھا کوئی اچھی نہیں یہہ سنکر گردم نے کہا۔ تو خاطر جمع رکھ میں تیری مرضی پوری کرونگا اور اپنے یوگ بل سے ایک بہت لمبا چوڑا جڑاؤ بیان تیار کر دیا ایسا جس میں چاروں طرف موتیوں کی جھالریں لگی تھیں مخملی بچھونے بچھے ہوئے تھے۔ جھاڑ اور فانوس لگے ہوئے تھے۔ قسم قسم کے الگ الگ مکان نہایت نفیس اور خوبصورت اُس میں بنے ہوئے تھے۔ اور طرح طرح کے پھل پھول درختوں میں لگے ہوئے اور درختوں پر طرح طرح کے پرندے عجیب عجیب خوش الحان بولیاں بول رہے تھے۔ اُس میں اچھی اچھی باؤلیاں اور تالاب بنے ہوئے تھے۔ اور عیش و طرب کے ہر قسم کے سامان مہیا تھے۔ دیوہوتی نے یہ بیان دیکھکر اپنے دل میں کہا۔ یہ بیان تو نہایت عمدہ ہے لیکن میرا جسم مٹی اور خاک سے میلا ہو رہا ہے۔ میں اس میں کس طرح بیٹھنے کے لائق ہوں۔ دیوہوتی کے من کی یہ سوچ معلوم کرکے گردم رشی نے اپنے یوگ بل سے ایک نادر امن کنڈ ظاہر کیا۔ جس میں نہایت ہی شفاف اور صاف پانی تھا۔ اور دیوہوتی سے کہا اے راج کنیا تو اس کنڈ میں غسل کر۔ جب دیوہوتی نے اُس کنڈ میں غسل کیا تو وہ روپ بہت ہی خوبصورت دیوکنیا کی مانند بارہ برس کی عمر کی ہو کر جڑاؤ زیورات اور نفیس پوشاک پہنے ہوئے اُس کنڈ میں سے باہر نکل آئی اور اُس کے ساتھ ایک ہزار لونڈیاں بھی برآمد ہوئیں جو نیز نہایت خوبصورت تھیں۔ اُن کی بھی عمریں بارہ بارہ برس کی تھیں اور وہ بھی زیورات اور عمدہ عمدہ پوشاکوں سے آراستہ تھیں ہر ایک کے ہاتھ میں جنور۔ پاندان اور عطردان وغیرہ تھے یہ سب ملکر دیوہوتی سے مخاطب ہوئیں۔ ہے راج کنیا جو اگیا ہو وہ پالن کریں۔ اس وقت راج کنیا ایسی خوبصورت معلوم ہوتی تھی کہ کامدیو کی بیوی رتی کو بھی مات کرتی تھی۔ باقی آئندہ

آہ انسان کی حالت کیسی خطرناک ہے

۱۰ اکتوبر کے اخبار برہمہ پرچارک میں بھائی اتم سنگھ جی جو پانچ مذاہب کو عبور کر چکے ہیں۔ اب برہمو ہیں۔ اپنی حالت اور اپنے مذہبی تجربہ کا یوں بیان کرتے ہیں۔

(۱) **ابتدائی حالت بُت پرستی** بچپن میں وہی پرانی بت پرستی یعنے سنگ مرمر کی دیوی شیخ سدھو کی قبر۔ اور بہتیرے دیوتاؤں کی پوجا کی سکھ شانتی رہی بھلا وہاں شانتی کہاں تھی؟

(۲) **مسیحی حالت** بعد میں عیسائیوں کے مشن سکول انبالہ میں چھوڑا گیا۔ جہاں کہ علاوہ اور مضامین کے بائبل لازمی طور پر پڑھائی اور حفظ کرائی جاتی تھی۔ پادری صاحبان سنہد واس اور چرت سنگھ کی نیک خصلت اور پاک عادات دیکھکر میں بائبل کو خاص توجہ سے پڑھتا تھا کئی برس کی ایسی تعلیم نے اس میں ذرا بھی شک نہیں ہے میری عملی زندگی کو انکساری اور محبت کے زیورات سے آراستہ کر کے فراخدلی اخلاق اور نئی روشنی سے منور کر دیا۔ مشن سکول کو چھوڑتے ہی عیسوی سنسکاروں کو لیکر سلوشن آرمی کا ممبر بن گیا۔ اور اس وقت مسز ٹمپن ڈپٹی کمشنر انبالہ کی میم صاحبہ اور اُن کی تینوں صاحب زادیوں کی پاک صحبت سے میں نے اعلیٰ تعلیم انگریزی کے علاوہ فروتنی انکساری اور پاک محبت کے اعلیٰ سبق حاصل کئے۔

(۳) **آریہ ہونے کی حالت** تھوڑا ہی عرصہ گذرا تھا کہ یسوع مسیح کے عین مقولہ کے مطابق انسان ایک سیکنڈ میں شیطان ہو جاتا ہے بدقسمتی سے آریہ سماج سے پالا پڑ گیا ستیارتھ پرکاش کے مطالعہ نے میری عملی زندگی کو ایسا پلٹا دیا کہ بجائے اتحاد اور روشنی پیدا کرنے کے دنیا کو اپنا دشمن بنالیا۔۔۔۔۔۔ مولویوں کے ساتھ گالی گفتار تک نوبت پہونچی۔۔۔۔۔ پادری صاحبان سے دیوانہ وار فساد خریدا۔

(۴) **ملحدانہ حالت**۔ خود گرو بننے کی تجاویز سوچ رہا تھا کہ ایک دوست نے میرے پاس کتاب ۔۔۔۔ اور دوسری ۔۔۔۔ بھیجدیں۔ ان کتابوں کی زبردست سائنٹیفک تحریروں کو پڑھکر میں نے خدا کو فراموش کر دیا اور مذہب کی دم میں نمدا باندھ کر چھوڑ دیا۔۔۔۔۔۔ لوگ میرے نئے خیالات اور عجیب مسائل کی خبر پاکر خدا اور مذہب کی کہانیاں سننے کے لئے آنے لگے۔ جس سے مجھے بڑا تکبر اور غرور ہو گیا۔

(۵) **برہمو ازم**۔ وحدانیت اور نجات شاہ راہ کو برہمہ سورج کی چمکدار کرنوں نے میری جہالت کے سیاہ بادل کو چیر کر میرے سامنے منور کر دیا۔ یہہ وحدانیت کا پہلا سبق اور شانتی ہم کو کسی دوسرے مذہب کی مذہبی کتابوں اور پروھتوں سے برسوں کی کشمکش سے بھی نصیب نہ ہوئی۔

میں اس پر زیادہ جرح کرنا اور دلائل کو پیش کرنا نہیں چاہتا میں نے اُن کی حالت ناظرین کے سامنے پیش کر دی ہے۔ صرف اس قدر عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ خود مان چکے ہیں کہ اعلیٰ معراج کی حالت آپ کو مسیحیت میں نصیب ہو چکی تھی جو بدقسمتی سے آپ سے چھوٹ گئی۔ اور آپ بے ایمانی کے سخت دلدل میں غرق ہو گئے۔ جس میں سے پرمیشور نے پھر آپ کو نکالا اور بجائے اعلیٰ معراج کے آپ پھر درمیان ہی میں ٹھہر گئے اور یہ درمیانی حالت ایک ادنیٰ اخلاقی حالت ہے جو موحدین یورپ نے مسیحیت سے نکالی ہے۔ جس کے خادم ہمارے برہمو عزیز ہیں۔ نجات کا اطمینان سوائے یسوع کے آپ کو نہ ملیگا۔ جو اب تک آپ کے دل میں بار بار روشنی دے رہا ہے میں آپ کو جی سے مبارکباد دیتا ہوں کہ پرمیشور نے آپ پر بڑا فضل کیا ہے کہ سخت گرداب بلا سے اور ایسے گھور اندھیارے سے ستاروں کی روشنی میں

لے آیا۔ وہ آپکی راہنمائی کرے کہ آپ حقیقی نورِ آفتاب صداقت کی روشنی میں آجاویں۔ تاکہ زندگی کا نور حاصل کریں۔ میں آپکو ایک مصری مسلمان کے مسیحی ہونیکا قصہ سناتا ہوں۔ یہہ صرف قصہ نہیں بلکہ حقیقی واقعہ ہے جو اسی زمانہ کا ہے۔ یہ بیان آپ کی تقویت اور ایمان کی پختگی کا باعث ہوگا۔

ایک مصری مسلمان کا مسیحی ہونا

(ماخوذ از ایپی فینی کلکتہ)

ہر انسان کی دلی تبدیلی کا حال اس سے خاص دلچسپی رکھتا ہے اور یہ تمام اعلیٰ سے اعلیٰ دلائل سے سچائی کا پختہ اور مبین ثبوت ہوتا ہے۔ جب مقدس پال رسول نے یسوع کی مسیحیت کا ثبوت پیش کرنا چاہا۔ تو اُس نے اپنی ہی دلی تبدیلی کو ثبوت میں پیش کر دیا اور یہ ایک ایسا سچا طریقہ ہے جسکی تردید ناممکن ہو۔ یہاں ہم لائف آف تھورٹن کی کتاب سے ایک واقعہ کا بیان عربی سے لفظ بلفظ ترجمہ کرکے ہدیہ ناظرین کرتے ہیں کہ کس طرح قاہرہ (مصر) میں ایک شریف مسلمان مسیحی ہوا۔ وہ مسیحی خود اپنا بیان یوں تحریر کرتا ہے کہ میں پولوس نخیل جو مسیحی ہونے سے پیشتر محمد فیض تھا یروشلم میں پیدا ہوا۔ میرے والد حرم کے مشہور استادوں میں سے ایک فاضل اُستاد تھے۔ میری پیدائش کی مقدس جگہ (جہاں حضرت ابراہیم نے اپنے بیٹے اضحاق کو قربانی کے لئے خدا کی نذر کیا وہ جگہ بھی اُس کے نزدیک ہی جہاں منجی و ارین خداوند یسوع نے جہان کی نجات کیواسطے صلیب پر جان دی) مقدس مقامات سے گھری ہوئی ہے۔ میرے والد یروشلم میں بعض سرکاری اخبارات کے ایڈیٹر بھی ہیں۔ میری سات برس کی عمر تھی جبکہ میں نے حرم میں پڑھنا شروع کیا یہاں بائبل کی جگہ قرآن اور موسیٰ کی شریعت کے بدلے حضرت محمد کے احکام پڑھائے جاتے تھے۔ میں ابھی لڑکا ہی تھا کہ ایک دن میں نے اپنے گھر کی طاق میں ایک عربی کی کتاب اثمار شیریں (سویٹ فرسٹ فروٹ) پائی مجھے معلوم نہیں کہ یہ کتاب کس طرح میرے باپ کے گھر آئی۔ کیونکہ تمام ترکی سلطنت میں اس کتاب کی اشاعت اور رکھنے کی سخت ممانعت تھی۔ بلکہ اس کا رکھنا جرم تھا۔ مجھے یہ کتاب بڑی دلچسپ معلوم ہوئی۔ اور میں نے اُس کو کئی بار پڑھا اُس کے وسیلے میں مسیحی اصولوں سے بخوبی واقف ہوگیا۔ اور قرآن کے اثنا میں کی ایک کسوٹی میرے ہاتھ آگئی۔ میں نے معلوم کیا کہ کیونکر ہمارے محمدی مفسرین نے بائبل کے اُلٹے معانی محمدیوں کے سامنے پیش کئے ہیں۔ قرآن میں مرقوم ہے کہ ہم نے انسان کی ہدایت کے واسطے توریت اور انجیل کو نور بنا کر بھیجا ہو جس سے یہ پایا جاتا ہے۔ جو کچھ ان میں ہے سب سچ ہے اور یہ ہمارے راہبر ہیں لیکن ہمارے محمدی مفسر کہتے ہیں کہ یہودیوں نے اس کتاب کی اصل کو بدل دیا ہے اس لئے یہہ اعتبار کے لائق نہیں۔ اور مسیح کی نسبت قرآن یوں کہتا ہو کہ خدا نے دنیا میں اپنا کلام اور اپنا روح بھیجا ہے۔ جس کا صاف اور صریح مطلب یہ ہو۔ کہ کلام خدا کلام یسوع ہے۔ جس کو دوسرے لفظوں میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ ؎

فرمان خداوند ہے فرمان مسیحا
حق جانیو ہے شان خدا شان مسیحا

اور کلام اور روح ایک ہو۔ جیسا کہ مقدس یوحنا اپنی پاک انجیل میں تحریر فرماتا ہے۔ جس کی تفسیر محمدی مفسر یہ کرتے ہیں کہ کلام اور روح سے صرف سانس مراد ہے مسیح اُس سے پیدا ہوا۔ صرف اکیلا ہی مسیح خدا کا بیٹا نہیں۔ اور بھی اُس کی سانس سے پیدا ہوئے ہیں۔

اس کتاب کے مطالعہ کے بعد میں نے بہت سے سوال اپنے باپ سے پوچھنے شروع کئے۔ بجائے اس کے کہ وہ میرے سوالوں کا جواب دیتے مجھے اثمار شیریں کے پڑھنے اور اُس کے مضمون پر غور و فکر کرنے سے روکنے کیلئے خوب مارا کرتے تھے۔

حرم کی دس برس کی پڑھائی ختم کرکے میں الازہر یونیورسٹی قاہرہ میں چلا آیا۔ تمام دنیا میں محمدیوں کا یہی ایک مدرسہ علم الٰہی (تھیولوجی) ہے۔ یہاں بلاناغہ ہر روز پانچ دفعہ اذان ہوتی اور نماز کے واسطے ہمیں حاضر ہونا تھا اور اشہد لا الٰہ الا اللہ کے نعرے بلند ہوا کرتے تھے۔ لیکن میرے اندر اور ہی آوازیں ہوتی رہتی تھیں۔

ایک دن کا ذکر ہے کہ میں جبرے پل پر بغرض سیر پھر رہا تھا میں نے ایک سائین بورڈ دیکھا۔ جس پر لکھا تھا کہ یہاں ایک انگریز پادری کا گھر ہے۔ اخلاقی اور مذہبی گفتگو کرنے کے واسطے ہر شخص کو آنیکی اجازت ہو۔ یہ دیکھتے ہی میرا دل خوشی سے بھر گیا۔ کہ جو میرا دل چاہتا تھا سو مل گیا۔ تب میں بلا تامل اُس گھر میں داخل ہوا۔ وہاں مجھے ایک مصری عیسائی واعظ ملا جس کے ساتھ میں نے مسیحی شریعت کی نسبت گفتگو شروع کی تھوڑی دیر بعد مسٹر تھورنٹن اندر آئے۔ خیر و عافیت پوچھنے کے بعد مجھ سے تھوڑی دیر بات چیت کرتے رہے اور مجھے کہا کہ آج شام کو یہاں ایک میٹنگ ہوگی جس میں اسمبات کا بیان ہوگا کہ آیا ابراہام نے اسمٰعیل کو قربانی چڑھایا یا اضحاق کو۔ آپ اُس میں ضرور تشریف لاویں میں وقت پر وہاں گیا میٹنگ کے بعد میں نے مسٹر تھورنٹن سے کہا کہ میری سمجھ میں نہیں آیا کہ آپ کیا فرما رہے ہیں۔ کیونکہ قرآن میں اسمٰعیل کی قربانی کا ذکر ہے اور آپ اضحاق کا ذکر کرتے ہیں کچھ گفتگو کے بعد مسٹر تھورنٹن نے چند رسالے مجھے پڑھنے کو دئیے۔ چونکہ ان کی تقریر سے جو خلاف قرآن تھی مجھے بڑا غصہ چڑھا تھا۔ میں نے اُن رسالوں کو پھاڑ دیا۔ میں مارے غصے کے بہت پیچ و تاب کھاتا تھا ایک شام کو میں اپنے سکول کے ۲۰ لڑکے ساتھ لیکر مسیحیوں کی میٹنگ میں آیا کہ اُن کی میٹنگ کو توڑ دیں۔ آج کا مضمون مسیح کی مصلوبیت پر تھا چونکہ محمدی مسیح کا مصلوب دیا جانا نہیں مانتے۔ اس لئے میں نے میز توڑنے والے کو بند کر دیا اور پکارا کہ آؤ کوئی مجھے روکنے والا ہے تو روکے۔ میرے مقابلہ پر کھڑے ہو۔ جب میں اس طرح بے ادبی اور گستاخی۔ بداخلاقی اور سختی سے مسیحیوں سے گفتگو کرتا تھا تو مجھے بڑی حیرت ہوئی کہ وہ بڑی نرمی اور شیریں زبانی اور اخلاق سے مجھے جواب دیتے رہے اسی وقت سے میرے اندر تبدیلی شروع ہوئی میں نے جب اس پر غور کی تو معلوم ہوا کہ اسلام ہمیں یہ سکھاتا ہے۔ کہ دشمنوں سے عداوت کرو۔ اور مسیحیت دشمنوں سے پیار کرنے کا حکم دیتی ہے اور اپنے مخالفوں سے اخلاق کا سلوک کیا جاتا ہے۔

اس وقت کے بعد ایک محقق دل کے ساتھ ہر ہفتہ مسیحیوں کی میٹنگ میں آنا شروع کیا اور جو رسالے مجھ جیسے کو ملا کرتے تھے پڑھتا رہا اور اُن پر سوچا کرتا تھا۔

اُن میں سے بعض رسالے اسلام کی بنیاد۔ محمدؐ کا مشن۔ قرآن کا الہام وغیرہ بہت عجیب تھے۔ اُن کے علاوہ مشنریاں کا ماہواری میگزین جو قاہرہ سے شایع ہوتا تھا۔ پڑھتا رہتا تھا جن کے وسیلے سچی نور نے میرے اندر کام کرنا شروع کیا۔

مسٹر تھوزمن میری مرض کو سمجھا سمجھ گئے۔ اور جس دوا کی مجھے ضرورت تھی وہ اُنہوں نے مجھے عنایت کی۔ یعنے انجیل شریف کا نسخہ مجھے عنایت کیا جو پہلے میرے واسطے کڑوا تھا۔ مگر اب شیرینی کی لذت دینے لگا۔ خدا نے مجھے فہم عطا کیا کہ میں انجیل کو سمجھوں۔ آہا کیسی عجیب اُلفت کیسی بے بدل محبت۔ خدا نے انسان کو پیار کیا۔ خدا سے میل کرانے کو مسیح مصلوب ہوا عجیب بلکہ بے نہایت عجیب بات معلوم ہوئی۔ چونکہ میرے ادراک میں یہ بات نہ آتی تھی۔ اگرچہ میں اس عجیب پیار کا قایل ہو گیا۔ تاہم میں نے مسٹر تھوزمن سے کہا کہ مجھے باقاعدہ بائبل پڑھایا کرو۔ روز ہفتہ روزمرہ پڑھنے سے میں مسیحی آئینی صداقت کا قایل ہو گیا۔ اب مجھے الازہر میں رہتے ہوئے چار برس ہو گئے تھے۔ یہاں کی تعلیم میں ختم کر چکا تھا۔ میرے والد کی مرضی یہی تھی کہ اب میں قسطنطنیہ میں جا کر قانون کا امتحان پاس کر کے جج بن جاؤں۔ لیکن میں وہاں جانا نہیں چاہتا تھا کیونکہ میں اب مسیحی تھا اور وہاں جا کر ممکن نہ تھا کہ مسیحی ہونیکا اظہار کروں۔ وہاں بپتسمہ پانا اور مسیحی جماعت میں شامل ہونا محال تھا۔ مگر وہاں نہ جانے سے میری تمام آیندہ اُمیدیں خاک میں مل جاتی تھیں۔ والد کی ناراضگی اور مسیحی اقرار پر جلاوطنی کا خوف مجھے اگلے کھائے جاتا تھا۔ میں عالم تحیر میں غرق ہو رہا تھا۔ اور نہیں جانتا تھا کہ کیا کروں انہی تفکرات میں غرق ایک دن بستر پر پڑا تھا کہ نیند آ گئی خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ کسی نے تین دفعہ میرا نام لیکر مجھے آواز دی ہے اور کہتا ہے کہ اُٹھ کمر باندھ تیرے رستے میں روشنی ہے حراساں مت ہو کیونکہ میں تیرے ساتھ ہوں۔

دوسرے دن صبح کو میں اس خواب سے حیران مسٹر تھوزمن کے پاس گیا اور اُن سے خواب کا واقعہ بیان کیا تب اُنہوں نے اُس کو خدا کی آواز سمجھ کر مجھے اپنے احاطہ میں بُلا لیا۔ اور اپنے گھر میں ایک کمرہ رہنے کو دیا۔ اسی دن میں نے اپنے باپ کو تمام حال مذہب کی تبدیلی کا اور اپنے رہنے کا لکھ بھیجا۔ اُس کے بعد میں نے ۸ اکتوبر ۱۹۰۵ء کو مسٹر تھوزمن سے اپنا نام تبدیل کرنے اور بپتسمہ کی درخواست کی لیکن چند ماہ تک میرا بپتسمہ ملتوی رہا اور مجھے تعلیم ملتی رہی میں قاہرہ کے پرانے گرجہ میں جاتا رہا جب اُن کی تسلی ہو گئی۔ تب مجھے بپتسمہ دیا گیا تو میرا نام یوحنا رکھا گیا۔ باپ نے مجھے یروشلم سے بار ہا لکھا کہ میں مسیحی نہ ہوں ہر طرح اس ارادہ سے روکنے کی کوشش کی گئی جب میں اپنے ارادہ میں مستقل پایا گیا تو میرے والد یروشلم سے قاہرہ میں تشریف لائے کہ اپنے ساتھ مجھ کو یروشلم میں لے جاویں۔ چنانچہ اُنہوں نے واپس چلنے کی بڑی ترغیب دی کہا کہ اگر تو مسیحیت کو چھوڑ دے تو اپنی آدھی جائداد تیرے نام لکھ دیتا ہوں اور میرے ساتھ یروشلم کو چل۔ میں نے قبول نہ کیا جب اُنہوں نے دیکھا کہ اُن کی تمام کوشش بے سود ہے تب اُنہوں نے لارڈ کرامر سے اپیل کی۔ سمن میرے نام جاری ہوا اور مجھے اُن کی عدالت میں حاضر ہونا پڑا۔ مجھے لارڈ ممدوح نے کہا کہ تیرا باپ سخت ناراض ہے۔ اُس کے ساتھ یروشلم کو جاؤ۔ میں نے انکار کیا کہ میں یروشلم کو نہیں جا سکتا جب تک کہ خدا یروشلم کو ترکی حکومت سے آزاد نہ کرے۔ تب لارڈ ممدوح نے میرے مسیحی ہونے کا پروانہ مجھے عطا فرمایا۔ جس پر مصر کے امیر اور دو سرے وزیر کے دستخط تھے۔ جو اُس وقت میرے مقدمہ کے فیصلہ کے واسطے عدالت میں تھے۔

میں خدا کا شکر کرتا ہوں کہ اُس نے اپنی نجات مجھے بخشی اور خداوند مسیح کے اقرار کی طاقت مجھے دی۔ میں بہت خوش ہوں۔ خداوند کی سلامتی آپ سب کے ساتھ ہو۔ میرے واسطے دعا کرتے رہنا تاکہ آخر تک مسیحی ایمان میں قایم رہوں۔

بقلم واعظ

از ملتان

حالات راجپوتانہ

اور باقی ماندہ سچے اوتار کو ظاہر کرنیکا کام اوروں کے واسطے چھوڑ دیتے ہیں۔ کاش کہ وے سب حتی المقدور کام کریں اور اس طرح ہر لوگوں کے سامنے سچی حقیقت کو ظاہر کریں۔ تاکہ وے سب توبہ کریں اور ایمان لاویں اور نجات پاویں۔

مسیحیوں کی تعداد بہت کثیر ہے گو اجمیر اور نصیر آباد میں کافی ہیں کہ جہاں پر لڑکوں اور لڑکیوں کے مدرسے ہیں۔ جن میں یتیم لڑکے لڑکیاں تعلیم پاتے ہیں لیکن ایک بات اور کہنے کی رہ گئی۔ کہ عموماً مشنریز اس علاقہ میں بڑی غلطی کرتے ہیں۔ اوّل تو کسی کو مسیحی کر لیتے ہیں اور پھر اُس کو ایسا چھوڑتے ہیں گویا اُس سے واقف ہی نہیں تھے۔ بہت بہتر ہو کہ اس علاقہ کے مشنریز اپنی سنگملی کو چھوڑ دیں اور ہر مسیحی سے یکساں و حسب دلخواہ برتاؤ رکھیں۔ عموماً ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ مشنریز کسی ارفن یا غریب کو پڑھاتے ہیں اور وہ کچھ سیکھ کر اپنے کو انگریز یا یورپین کہے کہلانے لگتے ہیں اور پھر اس طرح پر رہتے ہیں کہ گویا کبھی ہندمیں پیدا ہی نہیں ہوئے تھے اس طرح پر وہ نہ صرف اپنی عزت ہی رسوا کرتے بلکہ دیگر مسیحیوں کی بھی ہنسی اُڑاتے ہیں کئی مضامین اس کو روشن کرنے کو موجود ہیں مثلاً ایک نیا لڑکا جس کے والدین کو اس قدر استطاعت بھی نہیں تھی کہ کچھ تعلیم وغیرہ دلوا سکیں۔ اس پہ ایک مشنری نے رحم کھا کر اُسے پالا پوسا اور کچھ کام بھی سکھلائے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آجکل وہی حضرت ٹوپی لگائے اکڑ کر پھرتے ہیں اور کسی کو کچھ نہیں گانٹھتے اس لڑکے نے ایسی نالایق حرکت کی کہ واجب ہے ایسے انسانوں کو دیرے سے نکالدیویں۔ لیکن میری رائے میں تو یہ غلطی اُس لڑکے کی نہیں۔ بلکہ مشنری کی ہے کہ جس نے اس کم ظرف کو اس قابل بنایا کہ وہ اپنی ہستی کو بھولکر غروری کے دائرہ مرکز بنگیا خیر سب اپنا اپنا کیا پائینگے اور خدا جو ارحم الرحمین ہے۔ ضرور اپنے اس بندہ پر رحم کر کے اُسے توبہ عطا فرمائیگا۔

سرچن گیونٹی یہاں پر افسوس کہ بہت ہی کمزور ہے مشکل

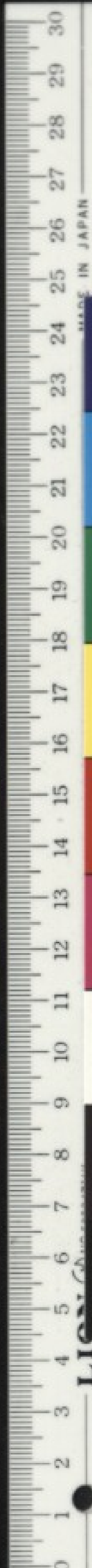
سے چند اشخاص جیسے آتے ہیں نکل ملیں گے خدا کرے کہ یہ جلدی ترقی کرے۔ یہ سب دیکھکر بڑا افسوس ہوا کہ بعض جگہوں میں بہ باعث نہ ہونے مشن کمپونڈ مسیحی ایک دوسرے سے ایسے علیحدہ رہتے ہیں اور لڑکوں سی باتوں میں علیحدگی اختیار کر لیتے ہیں۔ کیا ہی اچھا ہو اگر مشنری صاحبان کوئی ایسی جماعت ہفتہ وار کھولدیویں کہ جس میں ہر جماعت کے ممبر حاضر ہوا کریں اور جس جگہ کھیل وغیرہ ہوا کریں تاکہ اُن سب کو معلوم ہو جائے کہ ہم ایک دوسرے سے علیحدہ ہو کر کچھ نہیں کر سکتے۔ میری سمجھ میں تو اس طرح پر کرنے سے بہت فائدہ ہونگے بندہ کی اس تحریک سے چند جگہوں میں تو ایسی جماعت کھلگئی ہیں جن کے باعث کچھ بہتری کے آثار نظر آنے لگے ہیں۔ دیگر ایک اور بات یہ ہے کہ مسیحیوں کو کوئی حقوق گورنمنٹ کی طرف سے حاصل نہیں ہیں اور نہ مشنری اسباب کی طرف توجہ دیتے ہیں کہ انکو گورنمنٹ سے چند ایسے حقوق حاصل کر دیویں تاکہ مسیحی کچھ بھی جو غریب ہے کچھ تو مشغول ہو جاویں میرے خیال میں اگر مشنری ان طلبا کو جنکو وہ تعلیم دیتے ہیں جو کوشش جن ملازم انکو گورنمنٹ میں بھیجدیا کریں اور انکی اچھی طرح پر نگرانی کریں تو بہت فائدہ ہو کیونکہ اس سے رفتہ رفتہ مسیحی اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا سیکھ لینگے۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ سارے اچھوتا میں کوئی ایسا مسیحی نہیں ہے جو کسی اچھے عہدہ پر ہو۔ اور جب ایسا نہیں ہے تو کس طرح پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ مسیحیوں کو گورنمنٹ میں آسامی ملنےکی ضرورت ہے۔ کہ انکو بندہ کی مذکورہ بالا رائے پر درست کرنے کے لئے کوئی زور دار مسیحی کھڑا ہو جائے۔ امید ہے کہ مشنری صاحبان اسباب کی طرف اپنی طبیعت کو رجوع کرینگے۔ اور حتی المقدور بڑے بڑے افسروں کے پاس جنکے ہاں انکو عام رسائی ہے۔ جاکر مسیحیوں کو ویسے ہی حقوق جیسے ہندو اور مسلمانوں کو دستیاب ہیں دلوادیں گے۔ باقی آئندہ۔

کنیڈا میں جانے والے پنجابیوں کی شکایتیں آجکل اخبارات میں گونج رہی ہیں چاہئے کہ پنجابی وہاں جانیکا ارادہ چھوڑ دیں۔ کیونکہ بجائے فائدے کے نقصان اٹھاوینگے۔

سوامی درشنانند سرستی
اور
آپ کی حق پرستی

اسی سے آپ تغیر کا استدلال کر سکتے ہیں۔ لیکن پیدا کرنا فعل ہے پس فاعل کا کسی فعل کو کرنا اُس کی ذات کے متغیر ہونے پر شاہد ہوا۔ یوں اوّل تو تغیر فعل کا مرادف ہوا اور دوسرے اگر ہم خدا کو فاعل مانیں تو ہم ایک بڑے جرم میں ماخوذ ہونگے یعنی تغیر کے۔ لہذا ضروری ہے کہ ہم اسکو کسی فعل کا فاعل نہ مانیں تاکہ اُس کی ذات تغیر سے محفوظ رہے۔ سوامی جی ذرا سوچ سمجھ کر لکھا ہوتا جو لکھا تھا کہ کیا مادہ اور روح کی قدامت خدا کے فاعل ہونے کی منافی سے ثابت ہوتی ہے پھر اس مادہ اور روح کو موجودہ شکل کس نے دی اگر انہوں نے خود بخود لے لی تو آپ منکر خدا ہوئے اور اگر کہیں کہ خدا نے انکو دی تو فعل ہوا اور فعل دلالت کرتا ہے تغیر پر پس خدا فاعل ہو کر متغیر ہوا۔ اور خدا کا متغیر ہونا آپ کے نزدیک اُس کی ذات پاک پر دھبہ ہے۔ اصل میں جیسے ہم پہلے کہہ چکے آپ کو تغیر کے معنی اور محل استعمال معلوم نہیں۔ دوسروں سے یہ لفظ سنا اور اسکو بے محل کام فرمانے لگے۔

اس جگہ ایک اور بات کا بتانا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کیا خدا میں سارے افعال کے کرنے کا امکان ہے جو ہم اپنے خیال سے پیدا کر سکتے ہیں؟ ہم کہیں گے ہرگز نہیں وہ صرف انہیں کاموں کو کرتا ہے جو اُس کی ذات اور صفات کے مطابق ہیں دوسروں کو نہیں مثلاً کیا وہ اپنے آپ کو فنا کر سکتا؟ ہرگز نہیں کیونکہ یہ تو اُس کی ذات واجب الوجود کے خلاف ہے کیا وہ سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ کہہ سکتا یا نیک کو بد اور بد کو نیک؟ ہرگز نہیں۔ کیونکہ یہ اُس کے صدق اور پاکیزگی کے خلاف ہے پس ان باتوں سے صاف نتیجہ یہ مستنبط ہوتا ہے کہ خدا کو خدائیت کے حدود سے نکالنے والی چیزیں وہ ہیں جو اُس کی ذات اور صفات کو نقصان پہنچاتی ہیں۔ دوسری دلیل جو آپ نے مادہ اور روح کی قدامت کے ثبوت میں دی حسب ذیل ہے۔ دوسری خدا کی صفت عالمیت ہے۔ خدا عالم کل ہے۔ لیکن علم کا تعلق معلومات سے ہے۔ (اس جملہ کے کیا معنے ہیں علم کا تعلق معلومات ہے) اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب خدا نے دنیا پیدا نہ کی تھی تب کس کا عالم تھا؟ جواب ہوگا اپنا یا نفی کا (کیا اپنے علم کو علم نہیں کہتے) ان دونوں حالتوں میں خدا کی عالمیت نفی ہوگی (سوامی جی یہ بھی آپ نے ایک ہی کہی۔ کیا آپ اپنا عالم علم نفی ہے) دنیا سے پہلے خدا نفی کا عالم تھا اور اب عالم کل ہے اور دنیا کے فنا ہونے کے بعد پھر نفی کا عالم ہو جائیگا (شکر ہے کہیں آپ نے یہ نہیں کہہ دیا کہ پھر اُس میں علم کی نفی ہو جائیگی) گویا خدا کی صفت عالمیت بھی قدیم نہیں (خوب کہی۔ خدا کی صفت عالمیت کا اچھا سلب کیا۔ سوامی جی علم کی صفت عالم میں ہوتی ہے۔ جب عالم ہوتا ہے اُسی وقت سے علم کی صفت بھی ہوتی ہے۔ اگر خدا قدیم ہے اور عالم ہے تو اُس کی صفت علم بھی قدیم ہے۔ کیونکہ اُس کا وجود قدیم ہے۔) بعض لوگ ایسے کہتے ہیں کہ خدا عالم الغیب تھا اور اب ہے اور آگے ہوگا (سوامی جی عالم ہوتا اور غیب کا عالم ہوتا دو مختلف تصور ہیں۔ آپ کیا عالم نہیں لیکن آپ پر عالم غیب ہونا صادق نہیں آتا۔ کیونکہ آپ غیب کی باتوں کو جانتے نہیں) لیکن یہ خیال بہت ہی گرا ہوا ہے (ایسا ہی سہی) کیونکہ جو چیز ہر جگہ موجود ہو اُس سے کوئی چیز غیب میں ہو ہی نہیں سکتی (جیسے ہم کہیں کہ اکاش سے کوئی چیز غیب میں نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ ہر جگہ موجود ہے سوامی جی ہر جگہ موجود ہونے میں اور عالم الغیب ہونے میں کیا علاقہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ کوئی چیز ہر جگہ موجود ہو جیسے اکاش اور تو بھی کسی چیز کو نہ جانے۔ آپ تو اکاش کے ہر جگہ موجود ہونے کے قائل ہونگے۔) صرف محدود چیز سے کوئی چیز غیب میں ہو سکتی ہے (جیسے مادہ کہ محدود ہے لیکن کیا مادہ میں علم ہے ذرا عقل کو کام فرماتے تو اچھا تھا) لیکن لامحدود سے کوئی چیز غیب نہیں ہو سکتی (کیا لامحدود عالمیت کا مرادف ہے) اس واسطے خدا کو عالم الغیب کہکر اُس کی صفت عالمیت کو پیدا نہیں کر سکتی۔ (شاید نہ کہکر سکتی ہوگی کیونکہ اگر ایجاب صادق نہ ہو تو سلب ضرور صادق ہوگا) باقی آئندہ





ملک کنعان کی سیر

گیارھویں صدی میں فارس والوں نے توڑ دیا پھر صلیبی لڑائیوں کے ایام میں گرجا بنا جس کو صلاح الدین نے برباد کر دیا۔ مقدس انجیل یوحنا کے بیان کے مطابق بیماروں کے اچھے ہونے کا حال اور ۳۸ سال کی صحت یابی کا تذکرہ ۲۲ زبانوں میں اس کے دروازے کے آگے لکھا ہوا ہے۔ اُن زبانوں میں ایک اُردو زبان بھی ہے۔ شہر کے درمیان پلاطوس کی کچہری ہے جہاں خداوند کی پیشی ہوئی تھی۔ یہاں اب بھی کچہری ہے۔ مگر غیر کو اُس میں نہیں جانے دیتے۔ سپاہی بھی یہاں موجود رہتے ہیں۔ اس کچہری کے پاس سے وہ کوچہ ہے جس راہ سے خداوند کو صلیب دینے کے واسطے گلگتہ کو لے گئے اس کوچہ میں جہاں جہاں صلیب کا کوئی واقعہ گذرا ہے صلیبی اسٹیشن بنے ہیں۔ ہر موقعہ پر وہ حال پتھر پر کندہ کر کے پتھر لگائے ہوئے ہیں۔ ہر ایک پر نمبر وار لکھا ہے۔ صلیب کا پہلا اسٹیشن صلیب کا دوسرا اسٹیشن۔ چوتھا اسٹیشن اُس موقعہ پر ہے۔ جہاں لعزر دولتمند کے دروازہ پر بھیکھ مانگا کرتا تھا اور کتّے اُس کے زخم چاٹا کرتے تھے چھٹا اسٹیشن اس موقعہ پر ہے جہاں مقدسہ والدہ نے خداوند کے چہرہ کو رومال سے پونچھا اور رومال پر آں خداوند کی تصویر اُتر آئی تھی۔ اس موقعہ پر ایک گرجا بھی بنا ہوا ہے جس کے اندر مسیح کے پورے قد کی تصویر مریم سپاہی شمعون قرینی کے پورے قد کے بت بنے ہوئے ہیں اس گرجہ کی انچارج ایک ایسی عورت ہے جس نے مجھے ان تصویروں کی نقل عنایت کی تصویریں ہو بہو معلوم ہوتی ہیں۔ اس کوچہ کے تمام مقامات فرنچ والوں نے خریدے ہوئے ہیں۔ آج چونکہ سنیچر کا دن تھا یہودیوں کی تمام دوکانیں سبت کے سبب بند تھیں۔ دوپہر تک تو یہ لوگ عبادت میں مشغول رہتے ہیں۔ بعد دوپہر سیر کو جاتے ہیں۔ اس موقعہ پر یرمیاہ کی غار کو اندر جا کر دیکھا۔ یہ غار ۵۰ فٹ لمبی اور اتنی ہی چوڑی ہے۔ وہ جگہ دیکھی جہاں یرمیاہ سویا کرتا تھا۔ یہ غار گورنمنٹ ترکی کی ملکیت ہے۔

باقی آئندہ

شعر و سخن

غزل

مصنف شیریں گفتار و نازک خیال مسٹر جارج ملٹن تائب لودیانوی حال مقیم بٹالہ

دھوم عالم میں ہے مچی تیرے شیدائی کی۔
عشق نے تیرے عجب عزت افزائی کی

کوئی ہمسر نہیں کونین میں تیرا ایسے
قسم کھاتا ہے فلک بھی تیری یکتائی کی

درِ عیسیٰ سے نہ ٹل اے دل ناداں ہرگز
داغ لگ جائیگا الفت میں جو ہرجائی کی۔

دیکھ پائے جو مرے گردش پا کا چکر
آرزو دشت کرے بادیہ پیمائی کی

خاک آلودہ ترا ہو کے جو وحشی نکلا
دامنِ صحرا میں پھر گرد نے بولائی کی۔

عشق عیسیٰ میں محبت کا مزہ کیا جانے
جس نے اس دنیائے خالی سے شناسائی کی

دے کے دل عیسیٰ کو ہم سب سے بری ہو بیٹھے
تائب ناداں تو نے وقت پہ دانائی کی۔

الہ آباد یونیورسٹی کی توسیع عمارات کے لئے دربار کپورتھلہ نے دس ہزار روپیہ منظور فرمایا ہے اب تک ۴ لاکھ ۲۴ ہزار ۲۹ روپیہ جمع ہو چکا ہے۔ پنجاب کے والئے ریاست کا گرانبہا عطیہ شکریہ کے ساتھ قبول کیا گیا۔

اخبار عام

مضامین

غم

جب کبھی تکالیف کی لہریں تم کو دبالیں تو یاد کرو کہ تمہارا آسمانی باپ ان سب سے واقف ہے اسباب کو ہرگز نہ بھولو کہ کوئی واقعہ تمہارے پیش نہیں آسکتا جس کا اُسے علم نہ ہو۔ غم کے تشنا کو ہمارے عزیز خداوند کے الفاظ سے بڑھکر اور کوئی تسلی آمیز کلمے نہیں ہیں وہ فرماتا ہے کہ تمہارے سر کے بال بھی گنے ہوئے ہیں اور ایک چڑیا بھی اُسکی مرضی کے بغیر زمین پر نہیں گر سکتی۔

یاد رکھو کہ ہر ایک غم جس کا سامنا تمہیں کرنا پڑتا ہے تمہارے آسمانی باپ کی طرف سے یا اُس کی اجازت سے بھیجا جاتا ہے۔ وہ تمہاری تمام مشکلات کو جانتا ہے اور اُس کا آزمائش کا بھیجنا یا اُس کی اجازت دینا خالی از مطلب نہیں ہے یہ سب کچھ تمہارے ساتھ الفت کے سبب سے کیا جاتا ہے۔ یاد رکھنا چاہئے کہ اگر صرف تم خدا پر بھروسہ رکھو تو وہ ہر ایک تکلیف کے برداشت کی تمہیں قوت بخشیگا جس کا برداشت کرنا وہ تم سے طلب کرتا ہے۔ وہ ملتے ہوئے بڑے کے بوجھ کو ہلکا کر سکتا ہے۔ اور تمہاری پیٹھ کو بوجھ اٹھانے کے قابل بنا سکتا ہے ہاں وہ تمہارے حد درجہ کے نہایت تاریک دنوں میں تمہیں تسلی اور خوشی عنایت کر سکتا ہے ✦ باقی دارد

انتخاب الاخبارات

جادوگر اور تین قتل

ضلع خاندیس کے ایک گاؤں میں ایک سولہ سالہ لڑکا منگیا نامی رہتا تھا جو اپنے آپ کو جادوگر کہا کرتا تھا اور وہاں کے ایک کسان ناناجی کے ہاں کام کیا کرتا تھا۔ کھیت میں کام کرنا پڑتا تھا۔ اُسی کھیت میں ناناجی کی استری اور اُن کی بھاوجہ آنو بھی کام کرتی تھی۔ ایک روز منگیا نے کہا کہ چونکہ آنو بہت میلی رہتی ہے۔ اس لئے میں اُس کے ساتھ ملکر کام نہیں کر سکتا کیونکہ اس طرح سے میرے جادو کا اثر جاتا رہیگا۔ اس پر ناناجی نے اُس کو مارا اور کام پر بھیجا۔ رات کو جب ناناجی اور اُس کی استری اور آنو سو رہے تھے تو جادوگر نے کلہاڑی اُٹھائی اور تینوں کو گھائل کر دیا۔ اب سشن جج نے اُس جادوگر کو عمر بھر کی قید کا حکم دیا ہے۔ (آریہ گزٹ لاہور)

اٹلی اور ویسو ویس

کوہ آتش فشاں ویسو ویس کو اٹلی کیساتھ کوئی خاص دشمنی ہے۔ یہ جب کوئی شہر ذرا آباد ہوتا ہے اُسے فوراً تباہ کر دیتا ہے۔ اُس کے گزشتہ تباہیوں کے قصے ابھی زبان زد ہی تھے کہ ایک اور تباہی کی خراب خبر موصول ہوئی ہے۔ تین شہر بالکل تباہ اور برباد ہو گئے۔ جانوں کے صحیح نقصان کا تخمینہ تاحال معلوم نہیں ہو سکا۔ مالی نقصان کا تو ذکر ہی عبث ہے۔ (ر)

درہ کوہاٹ

خیل اور تیرہ کے آفریدیوں کا ارادہ نہیں ہے کہ کوہاٹ کے علاقہ کے سرحدیوں کی حمایت کریں۔ جو گورنمنٹ سے سرکش ہیں۔ باغ میں جو جرگے آفریدیوں کے منعقد ہوئے

اس میں اس سوال پر پوری طرح غور کیا گیا اور اقرار پایا کہ چونکہ کوئی مذہبی معاملہ درپیش نہیں ہے۔ اس لئے تمام سرحدی فرقوں کا اس جھگڑے میں شریک ہونا فرو سکتا ہیں۔

لارڈ کچنر مصر کی سیاحت کے لئے ولایت سے روانہ ہو گئے (آرمی نیوز)

آریہ سماج کا جلسہ اور ایک مسلمان کا لکچر

ناظرین پرکاش اس سُرخی کو تعجب کی نگاہ سے دیکھینگے لیکن یہ ہے درست۔

سنیکت پرانت میں ہردوئی آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۲ سے ۱۳ اکتوبر تک تھا۔ اس موقعہ پر ادھکاریان سماج نے شمس العلماء ڈاکٹر سید علی صاحب بلگرامی اس ضلع کے باشندہ ہیں اور دوسرا یہ کہ اُن کے متعلق یہ مشہور ہے کہ وہ سنسکرت کے عالم ہیں۔ افسوس کہ باوجودیکہ جانتے تھے کہ ان سنسکرت کے عالموں کی قابلیت بہت ہی محدود ہوتی ہے۔ آریہ سماج ہردوئی نے سید بلگرامی کو اپنے پلیٹ فارم پر کھڑا کرنے کی فاحش غلطی کی۔ مولوی صاحب نے اپنے خیالات پیش کئے۔ آریہ سماج کے عقیدہ کے متعلق وید پاٹھ صاف کیا لیکن اُس کے لئے ہم الزام کوئی دوش نہیں دیتے۔ قصور ہردوئی آریہ سماج کا ہے جس نے بغیر اُن کے خیالات ٹھیک ٹھیک جانے کے اُنکو اپنے پلیٹ فارم پر کھڑا کر دیا۔ سید صاحب نے تالیف وید کا زمانہ ... سو سال قبل مسیح بتلایا۔ ویدوں کی زبان یعنے سنسکرت چند برہمنوں کی خاندانی زبان بتلایا۔ اتھرو وید کو بعد کی تالیف بتلایا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ ویدوں میں توحید نہیں۔ اُن میں بت پرستی کی تعلیم ہے آپ نے کئی منتر ایسے پیش کئے جن سے اُن کے خیالات میں دیوتاؤں کی پوجا ثابت ہوتی تھی اس لکچر کا نتیجہ یہ ہوا کہ پنڈت برج ناتھ بی۔ اے ایل ایل بی مراد آباد۔ پنڈت بھگوان دین اور پنڈت تلسی رام جی کو اپنے لیکچروں میں اس لکچر کی تردید کرنی پڑی۔ آریہ سماج ہردوئی کی حالت پر تو یہ مصرع ہمیں صادق آتا ہے۔

چہ کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی - (پرکاش)

نورافشاں۔ اگر آریہ سماج کے یہ عبادتی جلسے تھے تو ضرور غیر مذہبی اسے کو پلیٹ فارم پر کھڑا کرنا غلطی تھا۔ لیکن اگر صرف اُپدیش کے لئے تھے اور ساتھ ہی اس بیان کی تردید بھی ہوگی تو کیا مضائقہ ہے۔

فردوسی کی یادگار اور فارسی کی مفت تعلیم

بمبئی میں ایک جا بجا سی جلسہ ہوا۔ اُس میں پارسیوں نے قرار دیا کہ فردوسی کی یادگار قائم کریں جو کہ فارسی کا مشہور شاعر ہے جس نے شاہنامہ کو فارسی میں تصنیف کیا ہے جو چندہ اکٹھا ہوگا اُس سے پارسیوں کو فارسی کی تعلیم مفت دیجاویگی اور یادگار کے لئے ایک مینار طوس میں قائم کیا جاویگا جو کہ فردوسی کی جائے پیدائش ہے۔ (آریہ گزٹ)

مرحوم شہنشاہ ایڈورڈ کا پنجاب میں میموریل

پچھلے ہفتہ پنجاب میموریل کمیٹی کا اجلاس ہوا آنریبل مسٹر جسٹس ریڈ پردہان کمیٹی صدر نشین تھے۔ وائس پریسیڈنٹ اور آپ پردہانوں کی فہرست پیش کی گئی جو منظور کیگئی تھی کمیٹی میں کچھ ممبروں کی ایزادی کی ہوئی رائے موہن لال سکرٹری نے اطلاع دی کہ اس قلیل عرصہ میں اس فنڈ میں گیارہ لاکھ سے زیادہ روپیہ وصول ہو چکا ہے۔ جس میں سے چار لاکھ نقد بنک میں جمع کیا گیا ہے اس سارے عرصہ میں کمیٹی کا خرچ ۳۲ روپیہ ہوا ہے۔ اہل پنجاب یہ سنکر خوش ہونگے کہ پنجاب نے مرحوم شہنشاہ کے لئے باقی سارے صوبوں سے زیادہ روپیہ جمع کیا ہے۔

لارڈ ہارڈنگ کا خیر مقدم

۱۸ نومبر کی صبح آٹھ بجے نئے ویسرائے لارڈ ہارڈنگ معہ لیڈی ہارڈنگ اور آنریبل مس ڈائمنڈ ہارڈنگ کے بخیریت تمام بمبئی میں پہنچ گئے ۱۳ توپوں کی سلامی ہوئی سر جارج اور لیڈی کلارک نے پیشوائی کی۔ ذال بعد



ہندوستانی شرفا سفیران سلاطین غیر اور گورنمنٹ کے افسران نے ویسرائے کا خیر مقدم کیا اور ویسرائے کو سب سے انٹر ڈیوس کرایا گیا۔ اس کے بعد سب لوگ ایک عظیم الشان شامیانے کے نیچے اکٹھے ہوئے۔ جہاں کہ میونسپل کارپوریشن بمبئی نے اپنا ایڈریس دیا۔ (پرکاش)

جدید وائسرائے کی تقریر

میونسپل کارپوریشن بمبئی کی ایڈریس کے جواب میں ویسرائے نے فرمایا کہ سرزمین ہند پر میرے پہلی مرتبہ قدم رکھتے ہی آپ نے میرا جس گرمجوشی سے استقبال کیا ہے۔ اس کے لئے اور آپ کے ایڈریس کے لئے میں آپ کا کمال شکریہ ادا کرتا ہوں آپ نے ایڈریس میں میرے دادا کی کارگذاریوں کا اشارہ کیا ہے۔ مشکور ہوں کہ آپ نے انہیں پسندیدہ نگاہوں سے دیکھا ہے اور میں ان ذمہ داریوں کے لئے جو میرے سپرد کی گئی ہیں۔ اس کی تمثیل سے حوصلہ اور تقویت حاصل کرونگا اس کی بڑی خواہش تھی کہ ملک میں صلح اور امن رہے۔ مگر اپنی خواہشوں کے برعکس اس کو ایک اندرونی لڑائی میں شریک ہونا پڑا۔ مگر تاہم اپنے عہد حکومت میں وہ ملک کی مادی ترقی کی تجاویز کرنے میں کامیاب ہوا۔ اس وقت سے لیکر اب زمانہ بہت تبدیل ہو چکا ہے۔ جبکہ ہندوستانی ایک ڈپٹی مجسٹریٹ بنجاتا ہے اس میں بڑی رعایت اور اعلیٰ درجہ کا فخر سمجھتا ہے۔ مگر موجودہ اور آئندہ زمانہ گزشتہ کی نسبت زیادہ پیچیدہ اور مشکل ہے میری خواہش ہوگی کہ میں حوصلہ اور ہمدردی کیساتھ اس کا سامنا کروں اور جو پالیسی لارڈ منٹو نے شروع کی ہو اسکو برقرار رکھوں۔ مگر جس میں کہ شہر کے ساتھ میرے دادا سے بھی پہلے کا تعلق ہے۔ کیونکہ مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ کے شہر کے گرجا میں ایک موقعہ ہے جس پر یہ کتبہ کندہ ہے۔ کہ روضہ کپتان جارج نکوس ہارڈنگ کی یادگار میں شہر کی پبلک نے تیار کیا ہے۔ جو رائیل نیوی (شاہی بحری فوج) میں ہندوستانی سمندروں میں تین دن متواتر فرانسیسیوں سے لڑتا ہوا عین فتح کے وقت میں کام آیا یہ بحری لڑائی آج سے کچھ سو سال پہلے ہوئی تھی۔ اور کپتان ہارڈنگ میرے پڑدادے کا بھائی تھا۔ (پرکاش)

ہندوستان سے انگلستان تک بذریعہ ریل

مدت سے یہ زبردست خواہش چلی آتی ہے کہ ہندوستان سے انگلستان تک ریل بن جاوے۔ چنانچہ اس خواہش کے حصول کی صورت بھی نظر آتی ہے۔ ریلوے ریویو کا نامہ نگار سینٹ پیٹرزبرگ دار الخلافہ روس سے خبر دیتا ہے کہ وہاں ایک بین الاقوام کمپنی کی تیاری ہو رہی ہے جو کشکی سرحد بلوچستان سے لیکر براستہ کرمان۔ طہران۔ سرحد ایران تک ریل تیار کریگی۔ اس لائن کے تیار ہو جانے سے بمبئی سے لنڈن کا سفر ایک ہفتہ میں ختم ہو جاویگا۔ (ر)

تین گرفتاریاں

۵ نومبر کو ٹون ہال کلکتہ میں لارڈ منٹو کی تشریف آوری پر تین نوجوان بنگالیوں کو گرفتار کیا گیا جس کی تفصیل یہ ہے کہ ٹون ہال کے اندر اور باہر بہت سے ملازمان پولیس کے چکر لگا رہے تھے جس وقت ویسرائے ٹون ہال کے اندر تشریف لا رہے تھے تو ایک بنگالی نوجوان کہمل جنید سرائے ویسرائے کے بہت قریب پہونچ گیا جسکو پولیس نے گرفتار کر لیا۔ ایک اور نوجوان جعلی ٹکٹ دکھا کر اندر آنا چاہتا تھا۔ اس کو بھی گرفتار کر لیا گیا۔ تیسری گرفتاری خاص ٹون ہال کے اندر ہوئی ایک نوجوان لارڈ منٹو کے بہت قریب قریب ہوتا جاتا تھا۔ تینوں جوانوں کو لال بازار کے تھانہ کی حوالات میں دیا گیا جہاں کہ ان کے سابقہ حالات کی تحقیقات ہو رہی ہے۔ اخبار سٹیٹسمین کو خبر ملی ہے کہ معاملہ کچھ سنجیدہ نہیں ہے اور گرفتاریاں محض پیش بندی کے طریق پر کی گئی ہیں۔ یہ بھی خبر ہے کہ ایک ۱۸ سالہ لڑکے اکھے کمار گھوش۔ متوطن شرقی بنگال کو آوارہ گردی کے جرم میں دس روپیہ جرمانہ ورنہ ایک ہفتہ قید کی سزا پریزیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ کی عدالت سے ہوگئی۔

حضور ملک معظم کی تشریف آوری ہندوستان میں

جو افواہ بہت گرم تھی اُس کی سرکاری طور پر اب تصدیق ہوگئی۔ اور حضور وائسرائے کے پرائیویٹ سکرٹری نے اعلان کر دیا کہ اغلب ہے کہ شہنشاہ جارج کیم جنوری سنہ ۱۹۱۲ء کو دربار دہلی میں اپنی تخت نشینی کی رسم کے موقعہ پر تشریف فرما ہونگے لنڈن ٹائمز کا بیان ہے کہ حضور ملک معظم کے ہندوستان آنے کی تجویز خود حضور شہنشاہ ممدوح کی طرف سے پیش ہوئی حضور نے لارڈ ہارڈنگ سے مشورہ کیا جنہوں نے اس خیال کو بہت پسند کیا اس بات کے ماننے کی وجوہات ہیں کہ اس سوال پر گورنمنٹ ہند اور حضور ملک معظم کے ساتھ پہلے بھی خط و کتابت ہو رہی تھی۔ پہلے تجویز یہ تھی کہ ہر صوبہ میں علیحدہ علیحدہ دربار ہوں اور حضور ملک معظم اس علاقہ کے راجوں مہاراجوں کیساتھ وہاں ملاقات کریں۔ مگر پھر سوچا گیا کہ اس طرح نہ تو انگریزی اقبال و شان و شوکت کا اظہار ایسا ہو سکیگا۔ جیسا ایک جگہ ایک کثیر مجمع ہونے سے ہو سکتا ہے اور نہ ریاستوں کے حکمران اپنی اصلی حدود سے باہر ایک جگہ جمع ہو سکیں گے۔ اس تجویز کا ایک اور طرح پر بھی اثر پڑیگا۔ رسم تاجپوشی کے وقت ہندوستان سے قائمقاموں کے جانے کے متعلق عرصہ دراز سے خط و کتابت ہو رہی تھی۔ لیکن اب چونکہ ہمارے شہنشاہ خود ہندوستان میں تشریف لائیں گے۔ اس لئے اس انتظام میں قدرتاً ترمیم کرنی پڑیگی۔ (ہندوستان)

پنجاب کی شاہی یادگار کا چندہ سوا گیارہ لاکھ تک پہونچا۔ چار لاکھ وصول بھی کیا گیا ہے۔

*

گلدستہ اخبار

دہلی کے آل انڈیا بُت یادگار کا چندہ منجملہ پانچ لاکھ کے تین لاکھ دس ہزار تک پہونچا ہے۔

آل انڈیا مسلم لیگ کا سالانہ جلسہ آخرکار ناگپور میں ہی کیا جاویگا ۳۰۔۳۱ دسمبر کو ہوگا۔

ضلع فیروزپور کے دیہات ناگے و سبسراہ میں بحکم گورنمنٹ دو سال کیلئے تعزیری پولیس قائم کیگئی۔

منٹگمری ہوٹل سکندر آباد میں بذریعہ نقب ۵۰۰۰ روپیہ علاوہ دیگر قیمتی مال کے چوری گیا۔

سرشتہ تعمیرات کے مسٹر ای جی کوکس نے ہاٹ کلب بمبئی میں ریوالور سے مارکر خودکشی کی ہے۔

مدراس کے لئے لارڈ منٹو کا بُت یادگار ولایت سے ۱۲۰۰۰ روپیہ کے خرچ پر بنوایا جاویگا۔

ہندوستان میں حضور شاہ قیصر کے کارونیشن کا دربار یکم جنوری کو ہوگا عجب نہیں کہ اس دربار دہلی میں حضور شاہ قیصر دام اقبالہ بذات خود تشریف لادیں اُس کا انتظام ناممکن نہ ہوگا۔ حالانکہ اثر بے حد مبارک ہوگا۔

حضور ویسرائے سنیچر کو رونق افروز کلکتہ ہوئے۔

جدید ویسرائے ۱۸ نومبر کو یہاں وارد ہو گئے۔

دہلی میں دربار کارونیشن یکم جنوری ۱۹۱۲ء کو حضور شاہ قیصر کا آنا سرکاری طور پر مصدقہ ہے۔

پنجابی لوگ رزق کی تلاش میں کلیفورنیہ جانے سے سرکاری طور پر منع کئے گئے کہ تباہی سے بچیں۔

جدید چہرہ شاہی کے ٹکٹ ڈاک آئندہ ماہ مئی میں ہندوستان میں جاری کئے جاوینگے۔

دہلی کے دربار کارونیشن پر ہمارے حضور شاہ قیصر دام اقبالہ کا تشریف لانا غالبات سے ہے۔

حضور ملکہ قیصرہ معظمہ بھی حضور کے ہمراہ تشریف لاویں گے۔ لندن میں اُسکا اعلان کیا گیا ہے۔

روس میں یہ تحریک گرم ہے کہ قاف سے بلوچستان تک ریلوے بنائیں سلسلہ کوئٹہ سے ملائیں گے۔ اس کا خرچ سینٹ پیٹرس برگ اور لندن اور پیرس میں بہم پہونچائینگے مشورے کئے جا رہے ہیں۔

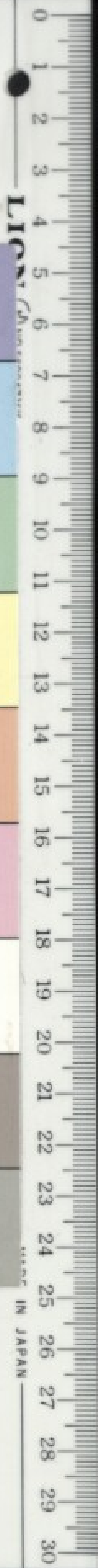
روسی مقام باکسو سے رشت طہران کرمان ہوتی ہوئی بلوچستان کی سرحد نوشکی تک لائی جائیگی۔ اس کی بدولت لندن میں ایک ہفتہ میں پہونچ سکیں گے۔ جہازی سفر کی کچھ ضرورت نہیں رہے گی۔

روسی قلمرو کے حصے کا انتظام روس کے ماتحت ہوگا۔ برٹش کے ماتحت رہیگا۔

تھوڑے دنوں کا ذکر ہے کہ امریکہ کے تین مرد اور دو عورتیں سیر کی غرض سے بیت المقدس پہونچے اور شہر میں جمعہ کے دن حضرت عمر کی مسجد کو دیکھنے گئے۔ سب آدمی نماز میں مشغول تھے۔ مسجد کے دروازہ پر ایک سپاہی پہرہ دے رہا تھا۔ اُس نے امریکہ کے آدمیوں سے کہا کہ تم اپنے جوتوں پر کپڑے کے موزے چڑھا کر اندر جاؤ۔ مگر انہوں نے اُس کی کچھ پرواہ نہ کی۔ اور بوٹوں سمیت چُر مُر کرتے ہوئے نمازیوں کے پاس پہونچ گئے۔ جماعت میں ایک کابلی پٹھان بھی موجود تھا۔ امریکہ کے مرد اور عورتیں اُس کی خوب ہنسی اُڑاتے رہے اور جب وہ سجدے یا رکوع میں جاتا تو کُتے کو اشارہ کرتے کہ وہ زور سے بھونکنے لگجاتا۔ اب کیا تھا کہ پٹھان کو غصہ آگیا اور اُس نے نماز سے فارغ ہوتے ہی اپنی پیٹی سے پستول نکالکر فیر کر دیا۔ جس سے دونوں لیڈیاں اسی وقت تڑپ کر ٹھنڈی ہو گئیں مردوں کی زندگی بچ گئی۔

شکر کا استعمال دنیا میں بہت قدیم زمانہ سے چلا آتا ہے چینی لوگ اسے مسیح سے ایک ہزار سال پہلے سے استعمال کرتے ہیں۔

چین میں کل ۳۰۴۹۳ ڈاک خانے ہیں اور ڈاک راستوں کی کل لمبائی ۸۰۰۰۰ میل ہے۔



پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہو اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہو۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۰ برس ہیں اس فنڈ نے ۰۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہو اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہو اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آ چکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۲ ہزار روپیہ نقد موجود ہو ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اسکا ممبر ہو سکتا ہے اور نئے پراسپکٹس (اردو و انگریزی) مینیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک عہ
ہندوستان و پنجاب " " ۲ آر
غیر ممالک سے " " ۳ ہ
قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی

شرح اجرت اشتہارات

تعداد اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	۸ر	۱۲ر	ے
چوتھائی کالم	۱۲ر	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	مہ
پورا کالم	عہ	مہ	سہ
پورا صفحہ	سہ	سعہ	للعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر مابعد کے لئے ار فی سطر
ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +
نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی اپنی تحریر کے آپ ذمہ وار ہیں +

اعلیٰ عرق کافور

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہو اُسکے گھر میں ایسی ہی پکار پڑ جاتی ہو۔ اور گھر اکر بہیری کہتے ہیں اگر پہلے ہی سے تصور اسا سوچ تو پیہ تکلیف کیوں اٹھانا پڑے کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور کی اپنے گھر میں ڈال رکھتے ہو یہہ اعلیٰ عرق کافور جو چھبیس برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی انمول دوا ہو گرمی کے دست پیٹ کا درد مروڑ اور متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتی ہو قیمت فی شیشی (۴ر) چار آنہ +
محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک (۵ر) پانچ آنہ +

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہہ دوا گھر میں رکھنا چاہئے یہہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے بنایا گیا ہو اسکا رنگ بھی مثل پتی کے سبز اور خوشبو بھی تازی پتیوں کے مانند رہتی ہو۔ یہہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہو۔ ریاح کے لئے یہہ نہایت مفید دوا ہو پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار کا آنا پیٹ کا درد۔ ہیضہ تھی متلی اور ... اشتہار کا قائم ہونا یہہ سب ریاح کی علامتیں جلد دور ہو جاتی ہیں۔ گود کے بچوں کے لئے اس سے بڑھکر کوئی دوسری دوا نہیں ہو +
قیمت فی شیشی ۸ر آٹھ آنہ محصولڈاک ۵ر (پانچ آنہ)
مفصل حالات کی کتاب بلاقیمت ملتی ہو منگا کر ملاحظہ کیجئے۔
ڈاکٹر ایس۔ کے برمن نمبرہ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

سی بی - بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۶۷ء

پُر فضا محل وقوع

مستند استادان

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں
شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ
اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ہر ما
زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا +
کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کرونول فکریم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ وغیرہ

نہایت عمدہ اوّل درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہو قیمت رکشا ۹۰ سے ۱۲۰ سے کرونول لعہ +

مزید دریافت حال کے لئے مینیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

سنڈے سکول کے سبق

تصویر دار پرچے سنڈے سکول

۲۵ عدد فی ہفتہ تمام سال کے لئے عہ
محصولڈاک علاوہ اور سنڈے سکول کے سبق

۵۲ ہفتوں کے واسطے

قیمت ۲ر فی سبق محصولڈاک علاوہ۔ یعنے کا پی فی ہفتہ تمام سال کیواسطے صرف ایک روپیہ اور محصولڈاک یہہ سبق اردو زبان اور فارسی حروف میں چھاپے جاتے ہیں اور چار قسطوں میں بھیجے جاتے ہیں +
یہہ تمام سبق انٹرنیشنل سیریز کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں جو تمام دنیا میں استعمال کی جاتی ہو۔ پادری نیری فورمن صاحب ڈی۔ ڈی کی تصنیف سے نوٹس اردو میں تیار کئے جاتے ہیں اور اُنکے ساتھ انڈین بائیبل ریڈنگ ایسوسی ایشن کی تلاوت کی فہرستیں بھی چھاپی جاتی ہیں +

حقیقت یہہ ہو

کہ بائیبل کی تعلیم کیواسطے یہ عمدہ سبق ہیں۔ انکا سلسلہ ایسا چلتا ہو کہ سات سالوں میں کل بائیبل کی تعلیم ملجاتی ہو یعنے پاک کلام کی پوری واقفیت ہو جاتی ہو۔ اسلئے بذریعہ اس اشتہار کے ترغیب دیجاتی ہو کہ تمام مشن سکولوں میں یہہ سبق بطور ٹیکسٹ بک کے استعمال کئے جاویں کئی ایک مشن اسکول انکا استعمال کر رہے ہیں پر ہمارا مطلب ہو کہ تمام سکولوں میں انکا رواج ہونا چاہئے کیونکہ یہہ از حد مفید ہیں +
جو صاحب انکو چاہتے ہیں سو جلد اطلاع فرماویں درخواست پر پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی۔ لودیانہ لکھنا کافی ہو سال بھر کی قیمت پیشگی لیجائیگی۔ وی۔ پی کے ذریعے +

میمیرے کا سرمہ

پانچہزار روپیہ کا انعام (۵۰۰۰) — اگر کوئی شخص میرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب چالیس ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا بلکہ میں ہی طلب کیجاوے بھیج دیگا

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولائیت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ضعف بصارت ـ تاریکی چشم ـ دھند ـ جالا ـ پڑوال ـ غبار ـ پھولا ـ ٹبل ـ سرخی ـ ابتدائی موتیابند ـ پانی جانا ـ خارش ـ وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چندروز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ عام لوگ اس سے فائدہ اٹھاسکیں ـ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ میرے کا سفید اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ ـ خالص میرہ فی ماشہ مبلغ عہ روپیہ خرچ ڈاک بذمہ خریدار +

درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں ـ نقلی و جعلی میرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے +

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ آہلووالیہ
مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے ـ

۱ ـ جناب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر صوبہ پنجاب و صوبہ سرحدی مورخہ ۱۵ ار دسمبر ۱۹۱۰ء کو تحریر فرماتے ہیں آج اس شفاخانہ کو دیکھکر بہت خوش ہوا جو سردار میا سنگھ آہلووالیہ کی فیاضی سے قایم ہوا ہے یہ شفاخانہ اہل شہر کے لئے بہت فایدہ مند ثابت ہوا ہے اور باشندگان بٹالہ کو سردار صاحب کا مشکور و ممنون ہونا چاہیے +

۲ ـ میں نے میرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے اُن مریضوں پر جن کی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں ـ استعمال کرکے مفید پایا میری رائے میں خاصکر اُن مریضوں کے واسطے جن کی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے + راقم ڈاکٹر برج لعل گھوس رائے بہادر ایل ـ ایم ـ ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند +

۳ ـ جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب بالتسلیم ـ میں نے آپ کے یہاں سے سفید سرمہ میرے کا منگواکر استعمال کیا ـ بحد درجہ کا فائدہ ہوا بلکہ صحت کلی حاصل ہوگئی ـ آپ کا سرمایہ جملہ امراض چشم کو مفید ہے بصارت کو طاقت بخشتا ہے ـ تیسرے دن فائدہ معلوم ہوجاتا ہے ـ واقعی یہ سرمہ اکسیر کا حکم رکھتا ہے ـ اسلئے میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ اس سے بڑھکر آنکھ کے لئے اور کوئی دوائی نہیں ہے + راقم ـ مہاراج کنور چھترپال سنگھ صاحب بہادر ریاست مجھگوال اودھ +

۴ ـ جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب آہلووالیہ سلامت ـ براہ مہربانی ایک تولہ سفید سرمہ میرہ قسم اعلیٰ قیمتی تین روپیہ فی تولہ ذیل کے پتہ پر وی ـ پی ـ عنایت کیجیگا ـ جناب سردار صاحب میں آپکے سرمہ کو تین برس سے اپنی آنکھوں پر استعمال کرکے آزمایا نہایت مفید پایا ہے سب انگریزی دوا استعمال کیں مگر جو فائدہ آپکے سرمہ سے ہوا کسی سے نہیں ہوا آنکھ کی ہر بیماری کیلئے مفید ہے میں آپکا نہایت شکر گذار ہوں ـ راقم پادری ـ جی ـ ایچ اسمارٹ پریچر ایس ـ ایم ـ ای مشن انچارج ضلع رائے بریلی ـ ۲۰ مئی ۱۹۱۱ء ـ

پادری ای ـ ایم ـ ویری ـ صاحب ڈی ـ ڈی ـ ایڈیٹر و مینیجر نور افشاں کیلئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام واٹلی برادرز چھپا اور شایع ہوا